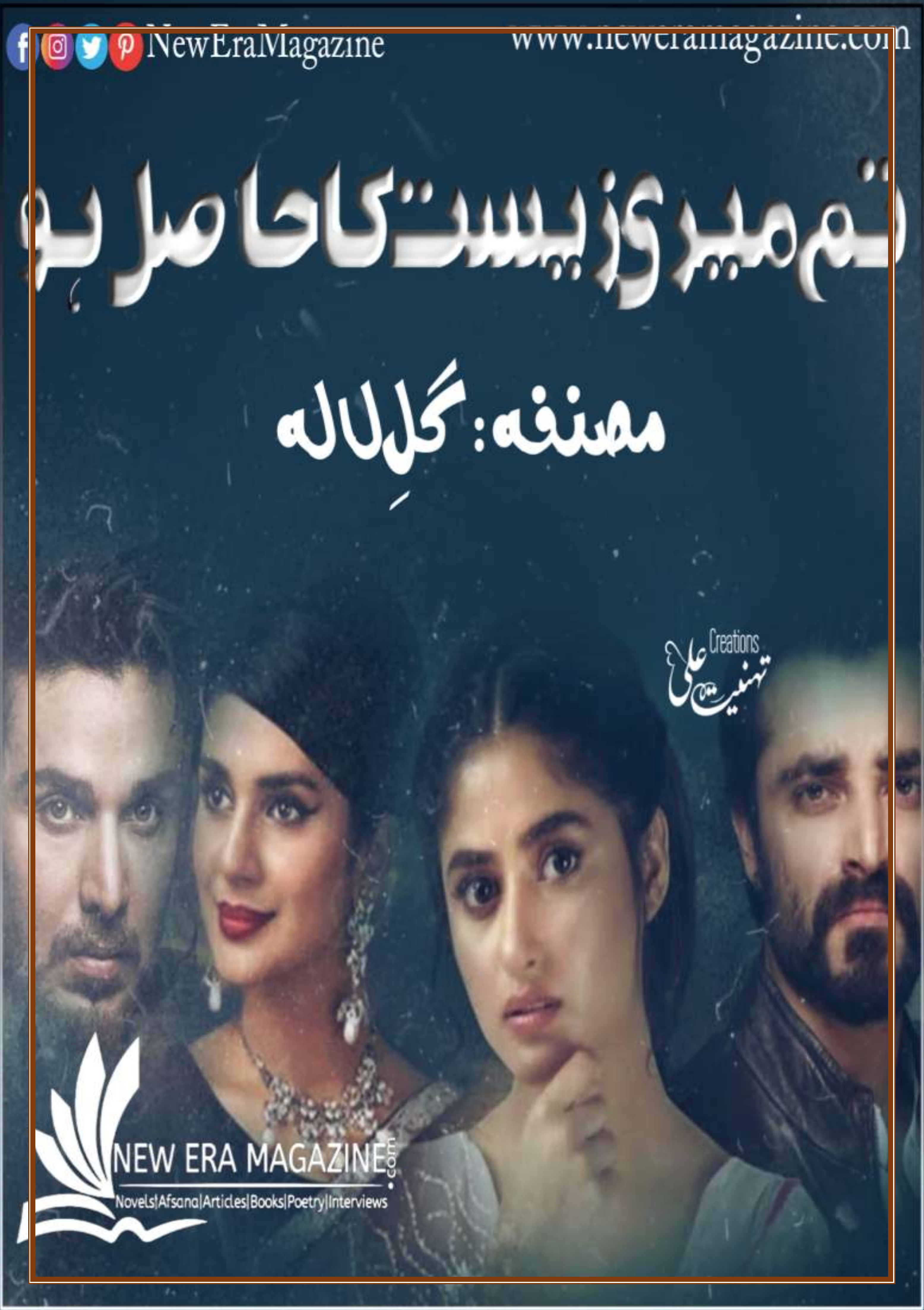
NewEraMagazine
www.neweramagazine.com
تم میری زیست کا حاصل ہو
مصنفہ: گلِ لالہ
Creations
تہنیت علی
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تم میری زیست کا حاصل ہو

از گلِ لالہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔افسانہ۔کالم۔آرٹیکل۔شاعری۔پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اس نے جیسے ہی چوبارے کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا گھنگرو کی آواز نے اسکا استقبال کیا۔۔اسنے تحیر اور گھبرائی نظروں سے اپنے دوست کی طرف دیکھا۔۔

کچھ نہیں ہوتا یار چل تو۔۔۔

اسکے دوست نے اسکا بازو پکڑا اور کھینچ کر اوپر لے آیا جہاں محفل سجی ہوئی تھی۔۔۔

طبلے کی تھاپ پر ایک لڑکی رقص کررہی تھی۔۔وہ اپنے دوست کے ساتھ چلتا ہوا ایک مخصوص جگہ پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔وہ پہلی دفعہ ایسی جگہ پر آیا تھا۔۔اسکے دوست کو دیکھ کر ایک عورت جس کی عمر پچاس ہوگی جس نے اپنے چہرے کو میک اپ سے تھوپ رکھا تھا۔۔ساڑھی پہنے ہوئے جس کے ہونٹ سرخ رنگ سے رنگے ہوئے تھے۔۔انکے پاس آئی۔

بڑے دنوں بعد آئے صاحب۔۔۔

اس عورت نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔۔

ہاں بس کچھ مصروفیت تھی۔۔۔آج اپنے دوست کے ساتھ آیا ہوں۔

اسنے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

ایسا رقص پیش کرو کہ اسکا دل خوش ہوجائے۔۔

اپنے دوست کی بات پر اس نے عورت کو دیکھا۔۔

جی صاحب۔۔۔۔

جو معنی خیزی سے کہتی مسکرا دی۔۔

وہ اندر ایک کمرے میں چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد اسکے ساتھ وہ آئی۔۔سرخ رنگ کی انارکلی فراک پہنے ہم رنگ چوڑی دار پاجامہ اور دوپٹہ سر پر ٹکائے ہاتھوں پر مہندی کے گول دائرے چوڑیاں اور بندیا ماتھے پر سجائے وہ خراماں خراماں چلتی انکے پاس آئی اور ایک ادا سے ہاتھ کے اشارے سے آداب کیا اور وہ تو اسکو دیکھ کر ہی ہوش کھو بیٹھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہوار جلدی کرو حازم بھائی ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنی خوبصورت آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی۔۔جب رخ نے ہانک لگائی۔۔۔

بس آ رہی ہوں۔۔

اس نے جلدی سے یونیفارم کا دوپٹہ سر پر سیٹ کیا اور بیگ اٹھائے نیچے چلی آئی۔۔

اللّٰہ حافظ بی جان۔۔۔۔۔

اسنے بی جان کے گال کو چومتے ہوئے کہا۔۔

ناشتہ تو کر لیتی ہر وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتی ہو۔۔

انہوں نے خفگی سے کہا۔

کنٹین میں کچھ کھا لونگی۔۔

وہ جاتے جاتے بولی۔باہر حازم گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔اسے آتا دیکھ کر اسکے چہرے پر غصے کے آثار ابھرے۔۔

رخ پہلے سے ہی گاڑی میں بیٹھی تھی۔وہ بھی جلدی سے بیک سیٹ پر آ بیٹھی۔

تمہیں کتنی بار کہا ہے جلدی تیار ہو جایا کرو بھائی کی ڈانٹ مجھے سننی پڑتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رخ نے اسکے کان میں دانت پیستے ہوئے کہا۔۔حازم سپاٹ چہرے کے ساتھ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

تمھارا بھائی تو ہر وقت ڈانٹتا رہتا ہے کوئی نئ بات نہیں ہے۔۔

رخ کی بات کو اس نے ہوا میں اڑا دیا۔۔

گاڑی ان کے کالج کے سامنے رکی وہ جیسے ہی گاڑی سے اترے حازم گاڑی بھگا کر لے گیا۔۔۔رخ اپنی کلاس لینے چلی گئ اسکا لیکچر فری تھا وہ صبا کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

شہوار آج تم کس کے ساتھ آئی ہو کالج۔۔

شاہ کے ساتھ رخ کا بھائی کیوں؟

مطلب تمھارا کزن۔۔

اسنے حیران ہو کر اس سے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں۔۔

صبا کے پوچھنے پر اسنے جواب دیا۔۔

تم لوگ ایک گھر میں رہتے ہو۔۔؟

ہاں پر تم کیوں اتنی تفشیش کر رہی ہو۔۔

یار تمھارے گھر میں اتنا ہینڈسم بندہ رہتا ہے اور تم نے بتایا بھی نہیں۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

کیوں تم نے کیا کرنا ہے۔۔؟؟

اسے صبا کے سوالوں پر حیرانی ہو رہی تھی۔۔

کبھی ملواؤ تو سہی اس سے۔۔

اگلی بات پر تو اسے دھچکا لگا۔۔

یار جب وہ گاڑی میں سن گلاسز لگائے بیٹھا تھا نا کیا ہی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

اور شہوار نے سوچا کہ ابھی صبا نے اسکی آنکھیں نہیں دیکھی تھیں۔۔اسکی آنکھیں گہری سیاہ جیسے کی راز پوشیدہ ہوں ان میں۔۔۔اسکی آنکھیں بولتی تھیں جب وہ مسکراتا تھا اسکی آئنکھیں بھی مسکراتی تھیں وہ جہاں جاتا اسکی آنکھوں کی ہی چرچے رہتے تھے۔خاندان بھر میں وہ اپنی آنکھوں کی وجہ سے مشہور تھا۔۔

میری توبہ۔۔۔ہر وقت اپنے بڑے ہونے کا رعب جھاڑتے رہتے ہیں۔۔اور مجھ سے تو بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے۔۔بہت مغرور ہیں۔۔۔

اسنے صبا کو بتایا۔۔۔

واہ مغرور بھی ہیں۔۔

وہ اور پرجوش ہوئی۔۔

اس میں واہ کی کیا بات ہے۔۔اور تم زیادہ خوش نا ہو تمھاری بات یہاں نہیں بننے والی۔۔

اسنے چڑتے ہوئے کہا۔

کیوں پہلے سے ہی کسی کی بات بنی ہوئی ہے کیا۔۔؟؟

صبا نے اسے چھیڑتے ہوئے پوچھا۔

نہیں بات تو کسی سے طے نہیں ہوئی تائی امی بہت کہتی ہیں۔۔پر وہ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔۔چھوڑو ان باتوں کو لائبریری چلتے ہیں۔۔

شہوار نے اپنی بکس اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

حازم جب گھر پر ہوتا تو جیسے ہر طرف خاموشی ہوتی تھی۔۔اس کے جانے کے بعد ہی ینگ پارٹی ہال میں اکھٹی ہوتی۔کیرم کھیلا جاتا لوڈ کھیلی جاتی۔۔۔

اس وقت بھی رخ اور شہوار کے ساتھ انکی پھوپھو کے بیٹے ریان اور شایان بھی موجود تھے جو ان کے ساتھ والے گھر میں رہائش پذیر تھے۔۔

شہوار آپی آپ ہر بار چیٹنگ کرتی ہیں میں نہیں کھیل رہا۔۔

شایان نے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔۔

میں نے کب چیٹنگ کی بولو۔۔

وہ الٹا اس پر ہی غصہ کرنے لگی۔۔اور دونوں میں بحث چھڑ گئی۔

حازم اسی وقت باہر سے اندر آیا اور تھکا ہوا تھا اور ان کو لڑتا دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل پڑے۔۔

یہ کیا تماشا لگا رکھا ہے۔۔۔

اسنے غصے سے کہا اور اسکی آواز سن کر سب کو سانپ سونگھ گیا۔

اس کے اس طرح دیکھنے پر وہ حیران ہوئی۔۔

واہ نینا بائی تمھارے پاس تو حسن کا شاہکار ہے۔

اسکے دوست نے چمک بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔اسکی بات پر نینا بائی مسکرا دی جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔حسن آرا کا پہلی بار ایسی نظروں سے سامنا ہو رہا تھا جس میں کوئی ہوس نہیں تھی۔۔۔جو اسکے وجود کو للچائی نظروں سے نہیں دیکھ رہا تھا وہ تو بس گم سم تحیر سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

نینا بائی کی نظر اس پر پڑی جو اپنے سامنے بیٹھے مرد کو دیکھے جا رہی تھی۔

حسن آراء اپنا رقص پیش کرو۔۔

اسنے حکم دیا۔۔نینا بائی کی آواز پر وہ گڑبڑائی اور نظریں جھکا کر اپنی مطلوبہ جگہ پر رقص کرنے لگی۔۔

کہا تھا نہ دل لگ جائے گا تیرا یہاں۔۔

اسفند نے اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ کر کہا۔

حسن آراء کی ادا اسکے رقص کا انداز قابل تعریف تھا۔آج پہلی بار وہ رقص کرتے ہوئے کی بار لڑکھڑائی تھی مسلسل خود پر جمی اس شخص کی نظریں اس پر گھبراہٹ طاری کُر رہی تھیں اس نے جلدی سے رقص ختم کیا اور بنا داد لئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔

ایک پل بھی سکون کا میسر نہیں ہے۔۔

یہ کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا سب نے جیسے سکون کا سانس لیا۔۔۔

یہ حاذم بھائی ہنستے کیوں نہیں ہیں۔۔۔۔

ریان نے ان سے پوچھا۔۔

میں بتاؤں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہوار بولی۔۔۔

ہاں بتائیں۔۔۔

شایان اور ریان کو جاننے کا تجسس تھا۔۔

وہ اس لئے کہ ڈاکٹر نے انہیں ہنسنے سے منع کیا ہے کہیں ہنسنے سے انکے چہرے پر ڈینٹ نا پڑ جائیں۔۔۔

اور اسکی بات پر وہ دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

میرے بھائی کے بارے میں ایسا کہتے ہوئے تمھیں شرم نہیں آتی۔۔

رخ نے خفگی سے کہا۔

تمھارے بھائی کو غصہ کرنے کے علاوہ کچھ نہیں آتا اور یہی حقیقت ہے۔۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

اب ایسا بھی نہیں ہے شہوار تم مبالغہ آرائی کر رہی ہو۔۔

رخ نے اپنے بھائی کا دفاع کیا۔۔

ہو سکتا ہے پر میری نظر میں وہ ایک کھڑوس بندہ ہے۔

اسکے کھڑوس کہنے پر ریان اور شایان نے اپنی ہنسی دبائی۔اس نے دیکھا رخ اب بھی منہ پھلائے بیٹھی ہے۔۔

اچھا بابا تمھارا بھائی کھڑوس نہیں ہے۔۔۔

اسنے اسکے گال کو چھوتے ہوئے کہا جس پر وہ مسکرا دی۔۔

بلکہ وہ ایک سڑو ہے۔۔۔

شہوار۔۔۔۔۔۔

اسکی اگلی بات پر رخ نے اسے گھورا تھا اور اس نے وہاں سے اٹھنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔

شام کو وہ اپنے دوست ولید کے آفس آیا۔۔

آبے آبے آج کیسے آپ نے اپنی ان خوبصورت آنکھوں کا دیدار کرا دیا۔۔

اسنے حاذم کو کو چھڑتے ہوئے کہا۔۔

وہ دونوں یونیورسٹی فیلو رہ چکے تھے۔یونیورسٹی میں حاذم اپنی آنکھوں کی وجہ سے پاپولر تھا۔۔۔ولید اسے اکثر چھیڑتا رہتا تھا۔۔

یار یہ تیری آنکھیں ہیں یا مقناطیس سارے ہی کھینچے چلے آتے ہیں اگر ایسی آنکھیں کسی لڑکی کی ہوتی نا اب تک تو شاعروں نے دیوان اور غزلیں لکھ دینی تھیں۔۔

اور وہ مسکراہ دیتا۔۔۔اب بھی وہ اسکے کہنے پہ مسکراہ دیا۔۔

گھر میں سب کیسے ہیں۔۔؟؟

ولید نے اس سے پوچھا۔۔

سب خیریت سے ہیں تو بتا۔۔۔

اس نے پوچھا۔۔

ایک دم سیٹ ہیں سب۔۔۔

ولید بولنے کے بعد کچھ دیر اسے دیکھتا رہا۔۔

کیا۔۔۔۔؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

اسکے ایسے دیکھنے پر حاذم نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

یار کبھی کبھی تو میں بھی تیری آنکھیں دیکھ کے کھو جاتا ہوں۔۔

تو پھر سے شروع ہو گیا۔۔

نہیں سچ میں پر مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی کہ ابھی تک تیری شادی کیوں نہیں ہوئی۔۔۔

شادی کا آنکھوں سے کیا تعلق۔۔۔۔

اتنی خوبصورت آنکھوں والے کے لئے تو رشتوں کی لائنز لگی ہونی چاہیے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہا۔۔۔۔۔

اسکی پر وہ مسکرایا۔

رشتوں کی لائنز سے کیا ہوتا ہے۔۔جب ان آنکھوں کو وہ چہرہ ہی نظر نہیں آیا جو ان آنکھوں کو بھا جائے اور ان میں بس جائے۔۔

اگر میں لڑکی ہوتا تو میں نے ان آنکھوں میں گھس جانا تھا۔۔

ولید نے اسے چھیڑا تھا۔

ہاہا تو نہیں سدھرے گا۔۔۔

اسکی بات پر حاذم نے زوردار قہقہ لگایا تو ولید بھی ہنس دیا۔۔

رامی۔۔۔

اسفند نے اسے ٹھوکا دیا۔۔

ہاں۔۔۔

وہ جیسے ہوش کی دنیا میں آیا۔۔

رقص ختم ہو گیا ہے۔۔

ہمم۔۔

اس نے مختصر سا جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو چلتے ہیں۔۔

اسفند بولا۔۔۔

پر وہ خالی نہیں لوٹا تھا کسی کا خیال اپنے ساتھ لے کر لوٹا تھا کسی کا چہرہ اپنی آنکھوں میں بسا کر لوٹا تھا اور رات کو پہلی بار وہ کسی لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا پہلی بار کوئی اسکے دل کے تاروں کو چھیڑ گیا تھا۔۔

صبح ناشتے کے ٹیبل پہ آیا تو سب موجود تھے۔۔

برخودار کہاں تھے کل تم۔۔۔

آغا جان نے اس سے پوچھا تھا۔۔

آغا جان فیکٹری میں ہی تھا۔۔

وہ بولا۔۔

فیکٹری کے بعد وہاں سے کہاں گئے۔۔

انکے پوچھنے پر وہ گڑبڑایا تھا۔۔

وہ اسفند آگیا تھا تو اسکے ساتھ تھا۔۔

مجھے تمھاری یہ دوستیاں اور رات دیر تک گھر سے باہر رہنا نہیں پسند۔۔۔

وہ غصے سے بولے تھے۔۔۔

آئندہ میں تمہیں دیر سے گھر آتا نا دیکھوں۔۔۔

انہوں نے تنبیہہ کی۔۔تو وہ خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا۔۔

آج رخ کالج نہیں گئی صبح اسے ڈرائیور چھوڑ آیا تھا پھر واپسی پر اس نے اسے پک کرنا تھا۔۔

وہ کالج کے باہر سن گلاسز لگائے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔اسے انتظار

کرنے سے کوفت ہونے لگی۔۔ تبھی شہوار صبا کے ساتھ کالج کے گیٹ سے نکلی۔۔

شہوار تمھارا کزن چلو مجھے ملواؤ اس سے۔۔

صبا پرجوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔

کیوں ضرورت نہیں ہے چلو۔۔

وہ اسے گھسیٹتی ہوئی گاڑی کے پاس لے آئی۔۔

السلام و علیکم۔۔

شہوار کو ایک لڑکی کے ساتھ آتا دیکھ کر وہ حیران ہوا اور اسکے سلام کرنے پر چونکا۔پھر اسے سلام کا جواب دیے بغیر ہی گاڑی میں جا بیٹھا۔۔۔

خوش۔۔۔۔

شہوار نے اسکی اتری ہوئی شکل دیکھ کر کہا۔۔

کتنا اکڑ ہے اسے۔۔۔

وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

چلو میں چلتی ہوں ورنہ تمھارا غصہ مجھ پر نکلے گا۔۔

وہ اسے کہتی گاڑی میں آ بیٹھی۔۔۔

حاذم نے گاڑی اسٹارٹ کی اور مین روڈ پر لے آیا۔۔

اپنی دوست کو کہو حد میں رہے۔۔

وہ جو کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی اسکی آواز پر چونکی۔

اور حیران ھوگئِ کہ صبا نے کونسی حد پار کی۔

وہ تو بس آپکو سلام کر رہی تھی۔۔

اسنے جواب دیا۔۔

کیا وہ ہر غیر مرد کو سلام کرنے پہنچ جاتی ہے۔۔

اسکے لہجے میں چبھن تھی۔۔

شہوار کو اسکی سوچ پر افسوس ہوا وہ صبا کو غلط سمجھ رہا تھا۔۔۔

نہیں وہ میری وجہ سے آپکو سلام کرنے آئی تھی آپ میرے کزن ہیں اسی لئے۔۔۔

میں تمھارا کزن ہوں تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ وہ سلام کرتی پھرے۔۔

حاذم نے دوٹوک لہجے میں کہا۔۔۔

اور شہوار کو دکھ ہوا کہ وہ کیا سوچ رہا تھا اسکے بارے میں صرف سلام ہی تو

کیا تھا۔

وہ کمرے میں بیڈ پر لیٹی سوچ رہی تھی۔۔

تبھی بی جان اسکے کمرے میں آئی۔۔

شہوار۔۔۔

جی بی جان۔۔۔

وہ بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

تم کھانا کھانے کیوں نہیں آئی۔۔

دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اور دل کیوں نہیں کر رہا تھا۔

انہوں نے اسکا چہرہ اپنے ھاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے پوچھا۔۔

ایسے ہی۔۔۔

وہ بولی۔۔

چلو میرے ساتھ نیچے اور کھانا کھاؤ۔۔

وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولیں اور اسے بھی ناچار اٹھنا پڑا۔۔

کالج سے واپس تمہیں کون لایا۔۔

شاہ آئے تھے لینے۔۔۔

بری بات شہوار وہ عمر میں تم سے بڑا ہے اسے بھائی کہا کرو۔۔

حاذم اس سے دس سال بڑا تھا۔وہ بچپن سے ہی اسے شاہ کہے کر بلاتی تھی اور یہ عادت ایسی پڑی کہ اب بھائی بولا ہی نہیں جاتا تھا۔۔

رامی اپنے کمرے میں بیٹھا اسکے تصور میں کھویا ہوا تھا جب سارا اچانک اسکے کمرے میں آئیں۔۔

رامی۔۔

آئیں بھابھی۔۔

تم مصروف تو نہیں ہو۔۔

نہیں نہیں۔۔

مجھے ذرا عالی کے اسکول چھوڑ آؤ گے آج پیرنٹس میٹنگ ہے۔

جی بھابھی ضرور۔۔

وہ بولا۔پھر اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی اور نیچے چلا آیا۔

وہ عالی کے اسکول کے باہر کھڑا بھابھی کا انتظار کر رہا تھا۔۔انہوں نے اسے ویٹ کرنے کا کہا اور خود اندر چلی گئی۔۔

جب اچانک اسکی نظر سامنے اٹھی سڑک کے دوسری طرف وہ کھڑی تھی چادر سے نقاب کیئے وہ اسے پہچان گیا تھا اسکی آنکھوں سے۔۔۔وہ کیسے اسے بھول سکتا تھا۔۔رامی بے خود اسے دیکھے گیا۔۔۔

وہ شاید کنونیس کو انتظار کر رہی تھی۔۔۔

رامی کا دل اسکے پاس جانے کے لئے مچلنے لگا۔۔۔ابھی وہ اسے دیکھ رہا تھا کہ اسنے بھی اسے دیکھ لیا اسکی آنکھوں میں حیرانی تھی۔۔

رامی نے اسکے پاس جانے کے لئے قدم بڑھائے تھے جب اسنے ایک رکشہ روکا اور اس میں بیٹھ کر چلی گئی۔۔اور وہ بس اسے جاتے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

واپس آکر وہ اسکے بارے میں سوچتی رہی۔۔۔کتنے دن ہوگئے وہ وہاں نہیں آیا تھا۔۔دل نے بھی کہی بار اسکے آنے کی خواہش کی تھی اور آج اسے دیکھ کر دل ہی زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

کچھ تو ہونے چلا تھا جس سے وہ بے خبر تھی۔۔

آغا جان کی تنبیہہ کے بعد وہ کتنے دن ہوئے اسکی طرف نہیں گیا تھا پر آج

اسکو دیکھ کر اسکا دل وہاں جانے کو مچلنے لگا۔۔۔کچھ تو ہونے چلا تھا جس سے وہ با خبر تھا۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

وہ بی جان کے ساتھ نیچے آئی تو سارے گھر والے پہلے سے وہی موجود تھے وہ اپنی کرسی پر آ بیٹھی۔۔

پرسوں عظمیٰ کی نند کی شادی ہے اور سب نے اٹینڈ کرنی ہے۔۔۔اسلئے حاذم تم بھی اپنا کام جلدی سے وائنڈ اپ کرنا پرسوں مجھے کوئی بہانہ نہیں سننا۔۔

صدام شاہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے بابا میں کوشش کروں گا۔۔

اسنے تابعداری سے جواب دیا۔۔

شہوار تم نے ڈیسائیڈ کر لیا ہے کہ کیا پہننا ہے۔۔۔؟

رخ نے اس سے پوچھا۔

میں نے تم دونوں کے لئے ڈریسز بنوائے ہیں۔۔

بی جان نے انہیں بتایا۔۔۔

سچ بی جان۔۔

شہوار نے چیخ کر کہا۔۔حاذم نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی۔۔

تم دونوں کھانا کھا کر میرے کمرے میں آنا۔۔

بی جان اٹھتی ہوئی بولیں۔۔۔۔

ہم نے کھانا کھا لیا ہے۔۔۔۔

وہ دونوں فوراً بولیں۔ان کی بات پر وہاں بیٹھے سارے افراد مسکرا دیے سوائے حازم شاہ کے۔۔۔

بی جان نے اپنی الماری سے دو شاپر نکالے جس میں دو لہنگے تھے۔۔

یہ میں نے تم دونوں کے لئے مہندی پر پہننے کے لئے بنوائے ہیں۔۔۔

پھر انہوں نے ایک ایک شاپر دونوں کو دیا۔۔رخ نے شاپر کھولا اس کے لہنگے کا کلر پنک تھا۔

شہوار نے اپنا شاپر کھولا۔۔۔پیچ کلر کے لہنگے کے ساتھ ہم رنگ چولی اور بلیک ڈوپٹہ تھا۔۔

یہ بہت خوبصورت ہے بی جان۔۔۔

اسنے ڈریس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خوشی سے کہا۔

آج مہندی تھی۔۔مہندی کا فنکشن پھوپھو کے اپنے گھر پر ہی لان میں تھا۔۔

تائی جان اور بی جان پہلے ہی چلی گئی تہیں۔۔رخ اور اسکی تیاری ہی ختم ہونے میں نہیں آ رہی تھی۔

شہوار تم ریڈی ہوئی یا نہیں۔۔۔

رخ بولتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔۔اور اسے دیکھ کر ٹھٹکی۔۔

لمبے گھنے بالوں کو اسنے چوٹی سے آزاد اپنی پشت پر کھلا چھوڑا ہوا تھا۔خوبصورت آنکھوں میں کاجل ڈالے لائٹ میک اپ کے ساتھ وہ حسین لگ رہی تھی۔۔

شہوار یہ تم ہو؟؟

رخ نے اس سے پوچھا۔۔

کیوں اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔؟؟

وہ پریشان ہوئی۔

نہیں بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔کہیں آج تمہیں نظر نا لگ جائے۔۔

پھر رخ اسکی ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی اور کاجل اٹھا کر اسے نظر کا ٹیکہ لگانے لگی۔شہوار حیران کھڑی رخ کو دیکھ رہی تھی۔جب اسکی نگاہ شہوار کے گال اور ٹھوڑی کے بیچ میں کالے تل پر گئی۔۔

میں تو بھول ہی گئی تھی کہ تمہیں پرمانٹ کالا ٹیکہ لگا ہوا ھے نظر سے بچنے کے لئے۔۔۔۔

اسنے اسکے تل کو انگلی سے چھوتے ہوئے کہا۔۔

جس پر شہوار ہنس دی۔۔۔

اچھا چلو میں نیچے جا رہی ہوں تم آجاؤ۔۔

رخ کہتے ہوئے جانے لگی۔۔

ہاں بس آئی یہ چوڑیاں پہن لوں۔۔

اس نے جواب دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج وہ پھر اس چوبارے کی سیڑھی پر پہلا قدم رکھے کھڑا تھا۔۔پر آج دل میں کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔۔

دل میں اس سے ملنے کی خوشی تھی اسکا چہرہ دیکھنے کی طلب تھی۔۔اور وہ اپنے کمرے میں بیٹھی روز کی طرح آج بھی اسکا انتظار کر رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ انتظار ختم ہونے والا ہے اور وہ آج اسکی دہلیز پر ایک بار پھر آیا ہے۔۔۔

اسنے ایک ہاتھ میں چوڑیاں پہن لی تہیں وہ دوسرے ہاتھ میں چوڑیاں ڈالتی اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی۔حازم بھی اسی وقت اپنے کمرے سے نکلا وہ اپنے

کرتے کے کف لنکس بند کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جب وہ چوڑیاں پہنتی ہوئی بے دھیانی میں اس سے ٹکرا گئی تھیں۔حازم نے اسے بازو سے تھاما وہ گرتے گرتے بچی۔۔

حازم کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر اسکے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں۔۔وہ اسکی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔اسکی سحر انگیز آنکھیں۔۔ان میں غصہ اور ناگواری تھی۔اسکے کلون کی خوشبو اسکے حواسوں پر چھانے لگی۔ایک لمحہ کی دیر تھی۔۔ ایک ان کہے احساس نے شہوار کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔حازم نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا۔۔

ہوش میں رہا کرو۔۔

وہ غصے سے کہتا آگے بڑھ گیا اور وہ نظریں جھکائے خود کو سنبھالنے لگی۔۔۔

شہوار۔۔۔

رخ کی آواز پر وہ چونک کر ھوش میں آئ۔۔پھر سنبھلتی ہوئی نیچے اتری۔۔ مہندی کے فنکشن میں سب سے ملنے کے بعد وہ اور رخ باتیں کر رہی تھیں جب رخ کی نظر اسکے دائیں ہاتھ سونی کلائی پر پڑی۔۔۔

شہوار تم نے اس ہاتھ میں چوڑیاں نہیں پہنیں۔۔؟

رخ کی بات پر حازم سے ٹکرانا یاد آ گیا اسنے چور نظروں سے حازم کو دیکھا

جو کچھ دور کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا۔۔

بلیک شلوار سوٹ اس کے دراز قد پر جچ رہا تھا۔۔

شہوار۔۔

رخ نے اسکا کندھا ہلایا۔۔

وہ جلدی میں نہیں پہن سکی۔۔

اسنے جھوٹ بولا۔۔

ہمم۔۔۔۔۔

رخ اسکی بات پر مطمئن ہو گئی۔۔

سارے فنکشن وہ کھوئی کھوئی رہی اسکی نظریں بار بار حازم کی طرف اٹھ رہی تھیں وہ خود حیران تھی یہ اچانک کیا ہوا۔۔

گھر آ کر اپنے روم میں بیٹھی تھی اسے حازم سے ٹکرانا اور اسکا تھامنا یاد آیا۔۔ دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔اسکے ہاتھ کا لمس ابھی بھی اسے اپنے بازو پر محسوس ہو رہا تھا وہ اپنی کیفیت پر خود حیران تھی۔۔۔۔

وہ اوپر آ گیا۔۔نینا بائی نے اسے دیکھا تو اسکے پاس چلی آئ۔۔

سلام صاحب۔۔۔۔

رامی نے سر کے اشارے سے جواب دیا۔۔۔

اسکی نظریں اس طرف تھیں جہاں سے وہ اس دن آئ تھی۔۔نینا بائی نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور معنی خیزی سے مسکرا دی تھی۔۔۔

صاحب کیا خدمت کروں میں آپ کی۔۔۔

اسکے کہنے پر رامی نے اسے دیکھا تھا۔۔

وہ اسے اپنے منہ سے کیسے کہہ دیتا کہ اس سے ملنا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نینا بائی کی جانچتی نظریں اس پر تھیں وہ اسکی خاموشی کو سمجھ رہی تھی۔۔

آپ بیٹھیں صاحب میں آتی ہوں۔۔

وہ کہتی اندر کی طرف چلی گئی۔۔۔

حسن آراء وہ جو آئینے کے سامنے کھڑی تھی اسکے کہنے پر مڑی۔۔

وہ اس دن والا صاحب آیا ہے۔۔۔چلو تیار ہو جاؤ بہت موٹی آسامی ہے اور میں نے جانچ لیا ہے وہ صرف تیری خاطر آتا ہے۔۔

نینا بائی کے کہنے پر اسکا دل بے قابو ہونے لگا اتنے دنوں بعد وہ آیا تھا اتنے دنوں بعد وہ اسکے دیکھے گی۔۔۔۔

صبح جب ڈرائیور کی بجائے انہیں حاذم ریسیو کرنے آیا تو اسے دیکھ کر شہوار کے قدم سست پڑے رخ نے اسے آہستہ چلتے دیکھ کر تیز چلنے کو کہا تھا۔۔

وہ نظریں جھکائے گاڑی تک پہنچی اور سیٹ پر آ بیٹھی سارے راستے وہ اسے بیک مرر میں دیکھتی رہی جس کی نظریں ونڈو سکرین پر تھیں اور اسکی ساری توجہ ڈرائیونگ پر تھی۔۔۔

اس واقعے کے بعد سے وہ حاذم کے سامنے آنے سے کترانے لگی تھی وہ جہاں ہوتا اسکی نظریں قابو میں نہیں رہتی تھیں اور جہاں نہیں ہوتا اسکی نظریں حاذم کو دیکھنے کی ضد کرتیں۔۔

اگلے دن اسنے صبا سے ذکر کیا اپنا نہیں کسی اور کا کہہ کر کہ وہ آج کل ایسا محسوس کرنے لگی ہے کسی کے لئے۔۔۔

شہوار اس لڑکی کو محبّت ہو گئی ہے۔۔

اور صبا کی بات پر تو جیسے وہ سکتے میں آ گئی۔۔۔

وہ اسے بتا کر خود نوٹس بنانے میں مصروف ہو گئی۔۔

کیا محبّت ایسے ہوتی ہے ؟؟

اسنے کھوئے کھوئے انداز میں اس سے پوچھا۔۔۔

اور نہیں تو کیا کسی کے لئے بے چین ہونا اسکو سوچنا اسکو دیکھنا کی چاہ کرنا چاہنا کے وہ ہمارے سامنے رہے۔۔۔محبّت ہی تو ہے۔۔۔

وہ پھر سے گویا ہوئی۔۔

تو کیا مجھے محبّت ہو گئی ہے۔۔

گھر آکر اسنے گھبرا کر سوچا۔۔

شاہ سے۔۔۔

وہ زیر لب بولی اور نام لیتے ہی اسکے دل کی دھڑکنیں بڑھیں تھیں۔۔۔

وہ سونے کی کوشش کرتی تو حاذم کا چہرہ اسکے آنکھوں کے سامنے آجاتا۔۔

ساری رات وہ سو نا سکی جس کی وجہ سے صبح اسکی آنکھیں سرخ تھیں۔۔

آج سنڈے تھا ناشتے کی ٹیبل پر سب بیٹھے تھے جب بی جان نے اسکی سرخ آنکھوں دیکھ کر اس سے پوچھا۔۔

شہوار یہ تمھاری آنکھوں کو کیا ہوا ہے۔۔

انکے پوچھنے پر اسکی نظریں فوراً حاذم کی طرف اٹھی تھیں۔۔پر حاذم کو کب اسے دیکھنے اور سننے میں دلچسپی تھی۔۔وہ ناشتہ کرنے میں مشغول تھا۔۔۔

وہ بی جان پیپرز کی تیاری کرتی رہی رات بھر اسی وجہ سے۔۔۔

اسنے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔

بیٹا اپنی صحت کا خیال رکھا کرو۔۔۔

بی جان نے اسے سمجھاتے ہوئے کا تو وہ سر ہلا گئی۔۔۔

جسکی وجہ سے وہ رات بھر سو نہیں سکی اسے تو کوئی پروا ہی نہیں تھی۔۔

یہ کہاں دل لگا لیا میں نے۔۔۔۔

کمرے میں اکر اسنے سوچا۔۔۔

پر وہ نہیں جانتی تھی کہ دل لگایا نہیں جاتا دل خود سے لگ جاتا ہے اور اسکا بھی لگ گیا تھا اس سے جو اس سے بات کرنا اسے سننا پسند نہیں کرتا تھا جو ایک نظر ڈال کر پھر دوسری نظر اسپر ڈالنا گوارا نہیں کرتا تھا۔۔

محبّت ہوئی بھی تو اس شخص سے جو مجھے پسند نہیں کرتا یہ محبّت تکلیف دیتی ہے پر اگر اسے شخص سے ہو جائے جسے آپ کی پروا نا ہو جو آپکو چاہتا نا ہو تو اس تکلیف کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔۔

مجھے آپ سے محبّت کیوں ہو گئی شاہ ؟

یہ سوچتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔۔

محبت۔۔۔۔

کیوں ؟؟؟

کیسے ؟؟؟

کہاں ؟؟؟؟

ان لفظوں سے نا آشنا ہے۔۔۔۔

آج رات بارات کا فنکشن تھا۔۔اسکا دل نہیں تھا جانے کو پر جانا بھی ضروری تھا وہ بہت بے دلی سے تیار ہوئی تھی۔۔۔

سفید رنگ کی لونگ شرٹ پہنے سفید ٹراؤزر اور دوپٹے کے ساتھ بالوں کو کھولے پر آج اسکا سوگوار چہرہ اسکو اور حسین بنا رہا تھا۔۔

حازم نے بلیک تھری پیس پہنا ہوا تھا۔۔

بارات کا فنکشن ہوٹل میں تھا تائی جان بی جان رخ اور وہ گاڑی میں بیٹھے تھے جب حازم گاڑی کی چابی لئے فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولا۔۔اور آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔شہوار تو اسکو دیکھ کر ہی رہ گئی۔۔

ماں میں نے آپکو ایک اپنا والٹ دیا تھا۔۔

وہ اچانک ہی مڑ کر بیک سیٹ پر بیٹھی اپنی ماں سے مخاطب ہوا۔۔اور اسکی نظر شہوار پر گئی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

حازم کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔اسنے نظر پھیر کر ماں کے ہاتھ سے والٹ

لیا اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔

اسکی نگاہوں میں ناگواریت دیکھ کر شہوار کا دل کیا کہ وہ رونا شروع کر دے۔۔

یہ محبّت تو اسے رولنے چلی تھی اسنے فوراً نظریں جھکایں اور اپنے آنسو کو روکنے لگی۔۔

وہ آج بہت دل سے تیار ہوئی تھی۔۔۔اور کیوں نا ہوتی۔۔وہ جو آیا تھا۔۔۔وہ اسکے دل کا مالک۔۔۔اسکے دل پر جسکی حکومت تھی۔۔۔خود کو آئینے میں دیکھ کر وہ خود شرما گئی۔

وہ جو اسکے انتظار میں نظریں بچھائے ہوئے تھے۔۔۔آخر وہ آ ہی گئی۔۔دل نے اسے دیکھتے ہی شور کرنا شروع کر دیا۔اسکی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔

اپنی جگہ پر آ کر اسنے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔رامی نے اسکی نظریں پڑھ لی تھیں ان آنکھوں میں بھی انتظار کے بعد ملنے کا اقرار تھا۔۔۔

اسکو تو جیسے سب مل گیا تھا اسکی آنکھیں پڑھ کر۔۔وہ اسکو دیکھ رہی تھی رامی اسکو اور پھر طمانیت سے رامی مسکرا دیا۔۔۔

اسکے مسکرانے پر حسن آرا نے شرما کر نظریں جھکا دیں تھیں اور دونوں طرف

سے بن کہے ہی محبّت کا اعتراف ہوا چلا تھا۔۔۔

کالج میں بھی وہ کھوئی کھوئی رہی۔۔صبا اور وہ کنٹین میں بیٹھے تھے۔

شہوار تم نے اس لڑکی کو بتایا کہ اسے محبّت ہو گئی ہے۔۔۔

اچانک صبانے اس سے پوچھا تھا۔

اس کے پوچھنے پر وہ ایک پل کیلئے خاموش ہو گئی تھی۔

ہمم۔۔۔

اسنے بس اتنا ہی کہا۔۔

میں تو کہتی ہوں وہ لڑکی اس لڑکے کو بتا دے۔۔

صبا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیا بتا دے۔۔

اسنے پوچھا۔۔۔

یہی کہ وہ اس سے محبّت کرتی ہے۔۔

پر وہ تو نہیں کرتا۔

تمھیں کس نے کہا۔۔۔

اسکے پوچھنے پر وہ گڑبڑائی۔۔۔

وہ اس لڑکی نے بتایا مجھے۔۔

وہ بولی۔۔

پھر بھی وہ بتا دے کیا پتا وہ لڑکا بھی کرتا ہو اور ظاہر نا کرتا ہو۔۔

صباء نے اسے ایک نئی سوچ پر سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

کالج سے آنے کے بعد اسنے بہت سوچا اس بارے میں اور اسنے ہمت کر کے اسے بتانے کی ٹھانی۔اب وہ شام کا انتظار کر رہی تھی جس وقت وہ آفس سے لوٹتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آفس سے آیا اپنے روم میں آتے ہی اسنے کوٹ اتار کر بیڈ پر رکھا اور سر جھکائے شرٹ کے گریبان کے بٹن کھول رہا تھا جب کھٹکے کی آواز کے ساتھ ہی کوئی اندر داخل ہوا اسنے سر اٹھایا اور شہوار کو اپنے روم میں دیکھ کر ٹھٹکا شہوار نے اسکے کھلے گریبان کو دیکھ کر نظریں جھکائیں تھیں۔۔اسے دیکھ کر اس نے اپنے گریبان کی بٹن بند کئے۔۔۔

کسی کے کمرے میں آنے سے پہلے ناک کیا جاتا ہے اور یہ تمیز کسی نے نہیں سیکھائی تمھیں۔۔

وہ غصے سے بولا۔۔۔

وہ مجھے کچھ کہنا ہے آپ سے۔۔

وہ نظریں جھکائے بولی دل الگ گھبرا رہا تھا۔

ایسی کون سی بات ہے جو تم بغیر ناک کئے میرے روم میں چلی آئی۔۔۔

اسنے طنز کیا۔

وہ۔۔۔۔

شہوار کہتے ہوئے ہچکچا رہی تھی۔

جلدی کہو میرے پاس ٹائم نہیں کہ تمہیں سنوں۔۔

میں آپ سے محبّت کرتی ہوں۔۔۔

اسنے ایک سانس میں ہی بول دیا تھا۔۔

حاذم اسکی بات پر سکتے میں آ گیا۔۔خاموشی پر شہوار نے نظریں اٹھائیں۔وہ غصے سے اسے دیکھ رہا تھا پھر چلتا ہوا اسکے قریب آیا۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔

اور زناٹے دار تھپڑ اسکے گال پر رسید کیا۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے یہ بکواس کرنے کی۔۔

وہ گال پر ہاتھ رکھے اسکے لفظوں کے زہر کو سن رہی تھی۔۔۔

شاہ۔۔۔۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔

اپنی زبان سے میرا نام بھی مت لینا تم۔۔

حاذم نے تنبیہہ کی۔۔

اینڈ جسٹ گیٹ لاسٹ۔۔

وہ پھنکارا تھا۔

اسے اپنی بے قدری پر رونا آیا اپنی محبّت کی بے قدری پر اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

کچھ دیر نم آنکھوں سے وہ اسے دیکھتی رہی پھر سست قدموں سے اپنے کمرے میں آ گئی۔۔حاذم کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا اسنے بیڈ کے ساتھ رکھا ہوا واز اٹھایا اور زمین پر دے مارا پھر کپڑوں سمیت شاور کے نیچے جا کھڑا ہوا شہوار کے الفاظ اسکے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔

اسکے کپڑے گیلے ہو رہے تھے پر اس کے اندر کا غصہ کسی طور ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا کچھ دیر یونہی کھڑے رہنے کے بعد وہ چینج کر کے باہر آیا۔اور گاڑی کی چابی لے کر باہر چلا گیا۔

وہ کمرے میں آکر زوروقطار رونے لگی۔

کاش مجھے محبّت نا ہوتی یا کاش شاہ سے نا ہوتی۔میں جانتی تھی وہ مجھے پسند نہیں کرتے مجھ سے بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتے پھر بھی مجھے ان سے محبّت ہو گیِ۔پھر بھی میرا دل ان کی طرف جھک گیا۔۔

پر وہ بھول گئی کہ محبّت سوچ سمجھ کر تھوڑی ہوتی یہ کہاں دیکھتی ہے کہ سامنے والا بھی آپ سے محبّت کرتا ہے یا نہیں یہ تو جب ہونی ہوتی ہے جس سے ہونی ہوتی ہے ہو جاتی ہے۔۔

چپکے سے اچانک سے دل میں سرایت کر جاتی ہے۔۔

زہنی دباؤ اور رونے کی وجہ سے صبح وہ بخار میں پھنک رہی تھی۔۔رخ اسے کالج کے لئے اٹھانے آئی اسنے جانے سے منع کر دیا۔۔جب دن چڑھ آیا تب بھی وہ اپنے روم سے نہیں نکلی تو بی جان اسے دیکھنے آئیں،وہ سر پر چادر اوڑھے سو رہی تھی۔۔

شہوار۔۔

انہوں نے اسے پکارا پر وہ نا ہلی پھر اسکے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے انہوں نے اسکے سر سے چادر ہٹائی۔اسکا چہرہ بخار کی وجہ سے لال ھو رہا تھا۔۔۔

انہوں نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا جو گرم تھا۔۔

تمہیں تو تیز بخار ہے۔۔۔

www.neweramagazine.com

ان کے کہنے پر اسنے آنکھیں کھولیں۔۔۔

میں حازم کو بلاتی ہوں وہ تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جائے گا۔۔۔

نہیں بی جان میں ٹھیک ہوں۔

کہاں ٹھیک ہو چلو تم اٹھو منہ ہاتھ دھو لو تب تک میں حازم کو فون کرتی ہوں۔۔

بی جان کے کہنے پر اسے ناچار اٹھنا پڑا۔۔سارے راستے دونوں میں خاموشی تھی ایسے جیسے وہ اکیلا گاڑی میں ہو اور وہ بھی اکیلی۔۔۔

ڈاکٹر کے کلینک میں انکے روم میں حازم اسکے ساتھ اندر آیا تھا۔لیڈی ڈاکٹر اسکا چیک اپ کرنے کے بعد اسے ریسٹ کرنے کی تاکید کی۔۔

آپ کی مسز نے کسی بات کا اسٹریس لیا ہے انکا خیال رکھیں۔۔

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا شہوار کے ہاتھوں میں لگی مہندی کی وجہ سے اسنے اسے حازم کی بیوی سمجھا تھا۔۔

ڈاکٹر کی بات پر شہوار نے گھبرا کر حازم کو دیکھا جو لب بھینچے کھڑا تھا۔ڈاکٹر سے پریسکرپشن لے کر وہ باہر چلا آیا اور شہوار بھی سست قدموں سے اسکے پیچھے ہولی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی حازم نے زور سے ڈرائیونگ سیٹ کا ڈور بند کیا تھا۔۔

شہوار کی آنکھ کے کونے سے اک آنسو گرا تھا۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

وہ رقص پیش کرنے ہی لگی تھی جب رامی نے روک دیا۔۔

اسکی ضرورت نہیں۔۔۔

پھر اسنے ایک بڑی رقم کا چیک نینا بائی کو دیا تھا۔۔

آج سے یہ رقص نہیں کریں گی۔۔اور آپکو آپ کی مطلوبہ قیمت ملتی رہے گی۔۔

اسنے نینا بائی کو کہا تھا۔حسن آرا اسکی بات پر حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔جبکہ نینا بائی اس چیک کو۔۔

اور وہ اسکے حسین چہرے کو۔۔۔

نینا بائی کے لئے پیسہ سب کچھ تھا۔۔

حسن آرا کے لئے عزت اور اب محبّت۔۔

جبکہ رامی کے لئے اب وہ سب کچھ تھی۔۔۔۔

وہ صرف اپنی کلا کو بیچتی تھی۔

اسنے اپنے جسم کو نہیں بیچا تھا۔

اسنے اپنی کلا کا سودا تو کیا تھا پر جسم کا نہیں۔کہیں نہ کہیں دل بھی کسی کی محبت کا طلب گار تھا۔کوئی ایسا جو اسکا وجود نا مانگے۔کوئی ایسا جو اسے چاہنے میں انتہا کر دے۔

پر انتہا تو ہو گئی تھی اسکی طرف سے۔

اور وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ صرف وہ انتہا کو نہیں پہنچی تھی کوئی اور بھی تھا جو اس حد کو پہنچ گیا تھا جہاں دل میں اسکے علاوہ کسی اور کو وہ مقام دینا مشکل ھو گیا تھا۔۔

وہ کالج سے سیدھی آتے سوگئی تھی اور شام کو اٹھ کر نیچے آئی تو معمول سے زیادہ ہلچل تھی تائی امی کچن میں تھیں۔رخ ہال میں کھڑی چیزوں کو ترتیب دے رہی تھی۔

کوئی گیسٹ آ رہے ہیں کیا ؟

اسنے رخ سے پوچھا۔

ہاں بہت ہی خاص گیسٹ۔۔۔

اسنے شوخ لہجے میں کہا۔

خاص۔۔؟کون؟؟

شہوار نے اچھنبے سے پوچھا۔

میں نے تمھیں کہا تھا نا مہندی پر اتنی خوبصورت لگ رہی ھو کہ کسی کی نظر نالگ جائے۔

ہاں پھر ؟؟

نظر نہیں لگی پر کسی کی نظروں کو تم لگ گئِ۔۔

رخ نے اسے چھیڑا تھا۔

مطلب کیا ہے تمھارا ۔۔۔سیدھے بتاؤ پہلیاں کیوں بجھوا رہی ہو۔

وہ جھنجھلائی۔

مطلب تم کسی کو پسند آ گئِ ھو اور آج وہ لوگ تمھارا رشتہ لے کر آ رہے ہیں۔۔۔۔

رخ کی بات پر اسکے پاؤں تلے سے زمین نکل گِ۔

رخ اپنے کاموں میں مصروف ھو گئی اس نے تو یہ سوچا ہی نہیں تھا کہ ایسا بھی ھو سکتا ھے تبھی ہال میں حازم داخل ھوا اسنے پتھرائی آنکھوں سے اسے دیکھا وہ ایک نظر اس پر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔

وہ اپنے کمرے میں آکر رو دی۔۔دل ہر بار اسکی طرف امید سے دیکھتا تھا اور وہ ہر بار ہی اسے مایوس کر دیتا۔۔۔

کسی اور کو میں پسند آ گئی تو پھر شاہ کو کیوں نہیں۔۔۔

وہ سوچنے لگی۔۔۔

اگر میں نے کسی کو پسند آنا تھا تو وہ شاہ کیوں نہیں۔۔میرے دل میں صرف وہ ہیں اور کوئی نہیں آ سکتا۔۔

اسنے سوچا تھا۔۔اور پھر وہ لوگ آئے تھے یہ بھی اس سے مل لی پر بعد میں اسنے انکار کر دیا تھا۔۔کہ اسے آگے پڑھنا ہے ابھی۔۔

بی جان بہت ناراض ہوئیں پر تایا جان نے ان کو منا لیا تھا پر یہ اکثر ہونے لگا جو بھی پرپوزل آتا وہ انکار کر دیتی۔۔آخر تنگ آکر بی جان اور تایا جان نے اس کی بات طے کر دی۔۔۔

اور انہوں نے نکاح کی ڈیٹ بھی فکس کر دی تھی۔۔جس پر اسنے واویلا مچایا۔۔ سب اسکے کمرے میں اسے سمجھانے کے لئے اکٹھے تھے۔۔۔جب حاذم اندر آیا۔۔

مجھے شہوار سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔۔

اسکے کہنے پر سب باہر چلے گئے اب وہ دونوں روم میں اکیلے تھے۔۔۔

وہ چلتا ھوا عین اسکے سامنے صوفہ پر بیٹھ گیا۔۔۔

تم اس نکاح سے انکار کیوں کر رہی ھو۔۔

اسنے شہوار کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔اسکی آواز میں رعب تھا۔۔

آپ جانتے ہیں میں کیوں انکار کر رہی ہوں۔۔

میں یہاں تمھاری بکواس سننے نہیں آیا۔۔۔۔

پر شاہ۔۔۔۔

اسنے بولنا چاہا۔۔

بس اب ایک لفظ اور نہیں۔۔۔

تم اس نکاح کے لئے ہاں کہو۔۔

شاہ میں کسی کے ساتھ ایسی زندگی کیسے گزار سکتی ہوں۔۔یہ بددیانتی ھوگی۔۔
میرے دل میں صرف آپ ہیں اور اب اس میں کسی اور کی گنجائش باقی نہیں۔۔۔

مجھے تم سے نفرت ہے سمجھی تم۔۔

وہ درشتگی سے بولا۔۔۔

آخر کیوں ؟؟؟

اس کیوں کا جواب دینا میں مناسب نہیں سمجھتا۔۔تم اس نکاح کے لئے ہاں کرو اور بس۔۔

اور اگر میں نا کروں تو ۔۔۔؟؟

تو اسکے بعد جو کچھ ہوگا اسکی ذمہ دار تم خود ہوگی۔۔۔

وہ اسے دھمکی دیتا روم سے باہر چلا گیا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

رامی آج پھر اس کے پاس اسے دیکھنے آیا تھا پر اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ نینا بائی نے اسکی طبیعت کا بتایا تو وہ بے چین ھو گیا۔۔۔

کیا میں ان سے مل سکتا ہوں۔۔

جی صاحب یہ سیدھے سے دائیں طرف والا کمرہ ہے۔۔

وہ چلتا ھوا اسکے کمرے کے پاس آیا۔اسنے دستک دی۔۔۔

آجائیں۔۔۔

اندر سے اسکی آواز آئ۔۔وہ اندر داخل ھو گیا۔۔۔

حسن آراء بیڈ پر چت لیٹی ایک بازو اپنی آنکھوں پر رکھے ہوئے تھے اسکے لمبے بال آگے کی طرف کھلے ہوئے تھے۔۔چہرہ کسی بھی قسم کی آرائیش سے عاری تھا۔۔۔رامی اتنے مکمل حسن کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا تھا۔۔۔

جب اسے کسی کے بولنے کی آواز نا آئ تو اسنے آنکھوں سے بازو ہٹا کر دیکھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سامنے کمرے کی وسط میں مبہوت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ چونک کر اٹھی۔۔۔دوپٹے کو اپنے کندھوں کے گرد لپیٹ لیا۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔

اس نے اچھنبے سے پوچھا۔

تمہیں دیکھنے آیا۔۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا پھر وہ چلتا ھوا اسکے قریب آ گیا۔۔۔

وہ اسکی بات پر حیران کھڑی تھی۔۔

حسن آرا تم نے کبھی محبّت کی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔اور پوچھ بھی کیا رہا تھا۔۔

محبّت کی ہے ؟؟وہ اسے کیا بتاتی کہ اس نے تو عشق کیا ہے۔۔

محبّت ہم جسے لوگوں کے لئے نہیں بنی ہم جیسوں کو محبّت کرنے کا کوئی حق نہیں۔۔۔

پر وہ اسے بتا نا سکی کہ وہ محبّت کر چکی ہے اسے عشق ھو گیا ہے اس سے۔۔۔

ہم جیسوں سے کوئی محبّت نہیں کرتا صرف طلب رکھتا ہے۔۔اور ہمیں کوئی حق حاصل نہیں کہ ھم کسی سے محبّت کر سکیں۔۔صاحب۔۔۔

وہ نظریں جھکاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

پر محبّت پر تو سب کا حق ہوتا ہے حسن آرا۔۔۔

پر ھم سب میں شمار نہیں ہوتیں صاحب ھم چند میں شمار ہوتے ان چند میں جو محبّت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتیں جن کے لئے محبّت ایک ایسا شجر ہے جو ممنوع ہے۔۔

وہ جیسے اسکے دکھ کو پڑھ رہا تھا۔۔

پر مجھے کہنا ہے کہ مجھے محبّت ھو گئی ہے حسن آرا۔۔اور اس سے ھو گئی ہے جو ان چند میں شمار ہوتی ہیں جن کو محبّت کرنے کا حق حاصل نہیں۔۔۔مجھے حسن آرا سے محبّت ھوگئی ہے مجھے تم سے محبّت ھو گی ہے۔۔۔

وہ اسکو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اسکے کہنے پر اسنے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ وہ کِئی راتوں سے اسے سوچ رہی تھی۔۔وہ کِئی دنوں سے اسکے خیالوں میں تھا۔

وہ اسے دھکا کر روم سے چلا گیا۔۔وہ سوچے جا رہی تھی کہ شاہ اس سے اتنی نفرت کیوں کرتا ہے۔۔

یا اللّہ آپ جانتے تھے وہ مجھ سے نفرت کرتے ہیں پھر بھی ان کی محبّت اس دل میں کیوں ڈالی ۔

وہ شکوہ کناں تھی۔۔۔

میں نے محبّت کا اظہار کر کے خود کو ارازاں کیا کیوں ؟؟ صرف اس لئے کہ میں انہیں بتا سکوں کہ جتنی نفرت وہ مجھ سے کرتے ہیں اس سے ہِ کی گنا زیادہ محبّت میں ان سے کرتی ہوں۔۔وہ مجھے نکاح کرنے کا کہہ کر گئے ہیں۔۔میں کیسے کسی اور کے ساتھ نکاح کر لوں جبکہ اس دل پر صرف شاہ کی حکومت ہے۔۔۔میں کیسے کسی اور کو سوچوں جبکہ میرے ذہن میں کوئی اور ہے اور میں نکاح کسی اور سے کر لوں کیا یہ اس شخص کے ساتھ نا انصافی نہیں ہو گی۔۔ مجھے یہ نکاح نہیں کرنا۔۔مجھے یہ گناہ نہیں کرنا۔شاہ آپ بھلے مجھے نا اپنائیں پر میں آپ کے علاوہ کسی کو نہیں اپنا سکتی۔۔

اسنے فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

صبح ناشتے کی ٹیبل پر سب بیٹھے تھے جب حاذم نے ایک بار پھر اس کا فیصلہ پوچھا۔۔

تو پھر کیا فیصلہ ہے تمھارا۔۔

وہی جو پہلے دن سے تھا مجھے یہ نکاح نہیں کرنا۔۔۔

پر بیٹا کوئی تو وجہ ھو گی انکار کی۔۔

بی جان کے پوچھنے پر اسنے کن اکھیوں سے حاذم کو دیکھا جس کا چہرہ ضبط سے سرخ ھو رہا تھا۔۔

آپ کو مجھ سے پوچھے بغیر اس رشتے کے لئے ہامی نہیں بھرنی چاہیے تھی۔۔

تاکہ تم باقی رشتوں کی طرح اس رشتے کو بھی انکار کر دیتیں۔۔

بی جان نے غصے سے کہا۔۔

ہمیں یہ رشتہ تمھارے لئے مناسب لگا تبھی ہامی بھری اس نکاح کی۔۔اور ھم تمھارے بڑے ہیں تمارے لئے بہتر فیصلہ کریں گے۔۔

بے جان نے سختی سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ نکاح کی تیاری کریں۔۔

حاذم نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ھوا اور اپنے روم میں چلا گیا۔جبکے وہ حیران ا سے دیکھتی رہ گئی۔۔

وہ آفس جانے کے لئے تیار ھو رہا تھا جب بغیر دستک دیے اندر داخل ہوئی۔۔

آپ کون ہوتے ہیں میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے آپ کو کوئی حق نہیں اپنا فیصلہ مجھ پر تھوپنے کا۔۔۔

وہ غصے سے چلائی۔

تم شاید بھول رہی ھو کہ تم کس سے بات کر رہی ہو۔۔اپنی آواز نیچے رکھو تم۔۔۔

وہ غصے سے بولا۔۔۔

میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے۔۔

اور میں نے پہلے بھی بتایا کہ تم یہ نکاح کروگی اب اور میں تمہیں اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتا۔

اسکے کہنے پر شہوار کی آنکھیں بھرا گئیں۔۔۔

اتنی نفرت شاہ۔۔۔

اسنے جیسے ایک بر پھر اس امید سے دیکھا کہ وہ ابھی انکار کر دے گا کہ نفرت نہیں ہے۔۔۔پر اسکے پوچھنے پر بھی وہ کچھ نا بولا۔۔

میں صرف آپ سے محبّت کرتی ہوں۔۔

پر میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔۔

میری محبّت میں کبھی کمی نہیں آے گی۔۔۔

اور میری نفرت ہمیشہ بڑھتی جائے گی۔۔

یہ باتیں کرتے ہوئے دونوں نے سوچا ھی نہیں تھا کہ ان کی تقدیر میں کیا

ہونے جا رہا ہے تقدیر کا پانسہ ایسا پلٹنے والا تھا کہ وہ حیران رہ جایں گے پھر کیا محبّت اور کیا نفرت۔۔

حسن آرا میں تمھاری یادوں کے سہارے نہیں جینا چاہتا۔۔

وہ ایک پل کے لئے رکا تھا۔۔

بلکہ میں تمھارے سنگ جینا چاہتا ہوں۔۔

رامی نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

حسن آرا اسکی بات کو سن رہی تھی اسکو دیکھ رہی تھی۔۔

میں نے تم سے دل و جان سے محبّت کی ہے تو کیا میری محبّت میں تم میری شریک سفر بن کر رہو گی ؟؟

اسنے ایک بھر پھر اس سے سوال پوچھا تھا۔۔

اور اس کے لفظوں اسکی محبّت پر وہ ایمان لے آئ وہ کیسے اس شخص کو انکار کر دیتی جو اسے عزت سے اپنا رہا تھا۔۔اسنے دھیرے سے اپنی پلکوں کی جھالر گرا دی اور سر کو اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

اور رامی کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا ۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے ایک کی آنکھوں میں بس محبّت تھی۔۔اور ایک کی آنکھوں میں بس نفرت۔۔۔

اس خاموشی کو حاذم کی آواز نے توڑا۔۔

چلو میں مان لوں کہ تم مجھ سے محبّت کرتی ھو۔۔تو جن سے محبّت کی جاتی ہے ان کی ہر بات مانی جاتی ہے۔۔تو پھر تمھاری یہ کیسی محبّت ہوئی جس میں تم میرا کہا ھی نہیں مان رہی۔۔پھر یہ محبّت تھوڑی ہے یہ تو خود غرضی ہے۔۔۔

اسنے اسکی محبّت پر چوٹ کی۔۔۔

آپ میری محبّت کو آزمانا چاہتے ہیں۔

ایسا ھی سمجھ لو۔۔

تو پھر ٹھیک ہے میں یہ نکاح کروں گی۔۔

گڈ۔۔۔

وہ استہزایہ انداز میں بولا۔۔۔

پر ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے گا۔۔اس کا مجھ پر تو حق ہوگا پر وہ میرے دل پر اپنا حق کبھی نہیں جما سکے گا۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی تھی اور تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی جبکہ حاذم اسکی باتوں پر ھی غور کرتا رہ گیا۔۔۔

وہ سب ھال میں بیٹھے تھے تائ امی دولہے والوں کی طرف سے آیا اسکا عروسی جوڑا دیکھا رہی تھیں۔۔

شہوار دیکھو کتنا خوبصورت ہے تمھارے نکاح کا جوڑا۔۔

شادی کو لے کر اسکے دل میں کوئی ارمان نہیں تھے پھر وہ جوڑا دیکھ کر کیا کرتی۔۔

تبھی حاذم وہی آیا۔۔۔

بھائ دیکھیں شہوار کے نکاح کا جوڑا آگیا ہے کتنا خوبصورت ہے نا۔۔۔

رخ اسکے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ہم انکی چوائس تو بہت اعلی ہے۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا اسکی بات پر شہوار نے پہلو بدلا۔۔

یہ بات تو واقعی صحیح کہی تم نے بیٹا۔۔

تائ امی نے بھی اسکی بات کی تائید کی۔۔۔

چلیں میں فریش ھو کر آتا ہوں۔آج بہت ہکیٹک ڈے تھا۔۔

وہ اٹھتے ہوئے بولا اور چلا گیا۔۔۔شہوار کو ایکدم سے اداسی محسوس ہوئی۔۔

وہ جہاں ہوتا تھا بس پھر وہی ہوتا تھا۔۔باقی سارے کہیں پس منظر میں چلے

جاتے اور جب بات شہوار کی ھو تو اسے حاذم کے علاوہ اور کوئی دکھائی نہیں دیتا تھا۔۔

یا اللہ یہ کیسی آزمائش ہے مجھے اس پر پورا اترنے کی ہمت عطا کر۔۔۔

پہلے اسکی دعاؤں میں صرف حاذم تھا اب جبکہ وہ اسکی محبّت کو آزمانے جارہا تھا اب اسنے دعاؤں میں اپنی محبّت کو ثابت کرنے کی ہمت مانگی تھی۔۔نکاح سے پہلے والی رات تک وہ یہی دعا مانگتی رہی۔۔

اور نکاح کا دن آ پہنچا۔وہ سو گوار سی اپنا پور پور سجائے کسی اور کے لئے بیٹھی تھی وہ حسین ترین لگ رہی تھی۔۔پر وہ اس دل کا کیا کرتی جو ایک شخص کے لئے دھڑکتا ہے۔۔اسکے نام پر دھڑکتا ہے۔۔۔

نکاح کے بعد اسکو اسٹیج پر آنا تھا۔وہ اپنی کزنز کے گھیرے میں اپنے روم میں بیٹھی تھی۔۔اچانک اس کی ایک کزن آئ اور دوسرے کے کان میں کچھ کہا اور پھر ایک کی دیکھا دیکھی سب اسکے روم سے چلی گیں کافی دیر تک کوئی نہ آیا تو اسے کچھ انہونی کا احساس ھوا۔۔

تھوڑی دیر بعد تایا ابا مولوی صاحب کے ساتھ اندر آئے۔۔۔بی جان اور تائ امی بھی اسکے ہمراہ تھیں وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

در شہوار بنت ارحام شاہ آپکو حاذم شاہ والد صدام شاہ سے باعوض ایک لاکھ حق مہر یہ نکاح قبول ہے۔۔

وہ جو سر جھکائے بیٹھی تھی حاذم کے نام پر اسنے جھٹکے سے سر اٹھا کر ان سب اپنوں کو دیکھا اسکی آنکھوں میں کِی سوال تھے۔جس کے جواب صرف ان کے پاس تھے

درشہوار بنت ارحام شاہ آپکو حاذم شاہ والد صدام شاہ سے باعوض ایک لاکھ حق مہر یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔

مولوی صاحب نے ایک بار پھر اس سے پوچھا وہ نا سمجھی سے سب کو دیکھ رہی تھی تبھی تایا جان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور تائ امی نے اسکے کان میں ہاں کرنے کو کہا تھا۔۔۔

قبول ہے۔۔۔اسنے سر جھکاتے ہوئے کہا۔اس کے گلے سے مری مری آواز نکلی ۔۔مولوی صاحب کے آخری بار پوچھنے پر آخری بار قبول ہے کہنے پر اسکی آواز میں لغزش تھی۔۔۔اور پھر لرزتے ھاتھوں سے اس نے نکاح نامے پر دستخط کر دیے۔۔

ایک بار پھر سب اسے روم میں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔یہ کیا ھوا ہے ؟ کیسے ھوا ؟شاہ کیسے مانے اور وہ لڑکا جس سے میرا نکاح تھا وہ کہاں ہے ؟ اسکا سر سوچ سوچ کر پھٹا جا رہا تھا۔۔

نکاح سے کچھ دیر پہلے۔۔"

سب بارات کا انتظار کر رہے تھے جب دولہا ایک لڑکی اور بچے کے ساتھ ان

کے گھر پہنچا۔

بی جان انکل میں یہ نکاح نہیں کر سکتا۔۔اسکے بولنے پر تایا جان اور بی جان جیسے صدمے میں آ گئے۔۔

ان کو خاموش دیکھ کر وہ گویا ھوا۔۔۔

میں شادی شدہ ہوں اور یہ میری بیوی اور بچہ ہیں۔۔اسنے لڑکی اور بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔میرے والدین مجھ پر دباؤ ڈال رہے ہیں اس رشتے کے لئے۔۔۔اسی وقت حاذم وہاں آیا۔۔۔

یہ کیا ھو رہا ہے اور آذر تم یہاں اکیلے کیا کر رہے ھو ؟حاذم نے اسے اپنے والدین کے بغیر دیکھ کر پوچھا۔۔اسنے اپنے آنے کا مقصد اور بیوی بچوں سے تعارف کرایا۔۔۔اسکی بات سن کر حاذم تو جیسے زلزلے کی زد میں آ گیا۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ھو تم ؟اگر ایسا تھا تو پہلے کیوں نہیں بتایا عین نکاح والے دن ہمارا تماشہ بنانے چلے آئے۔۔اسکا خون کھولنے لگا۔۔۔

میں پہلے بھی بتانا چاہتا تھا پر میرے والد نے مجھے عاق کرنے کی دھمکی دی تھی۔۔۔

اور اب۔۔کیا وہ ایسا نہیں کریں گے۔۔۔۔۔حاذم غصے سے چلایا۔۔

تمھارا غصہ جائز ہے حاذم۔۔پر اب مجھے ان کی دھمکی کی کوئی پروا نہیں میرے

لئے میری بیوی اور اولاد اہم ہیں۔۔میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں ھو سکے تو مجھے معاف کر دیجئے گا۔۔یہ کہتا ھوا وہ چلا گیا۔۔اور سب صدمے کی حالت میں تھے۔۔سب مہمان آ چکے تھے عین شادی والے دن شادی رک گئ کتنی بدنامی ہونے والی تھی یہ سوچ آتے ھی بی جان غش کھا کر گر پڑیں۔

بی جان۔۔تایا جان نے انہیں گرتا دیکھ کر سنبھالا تھا۔۔حازم بھی ان کی آواز سن کر ھوش میں آیا۔۔

حازم میری بچی میری شہوار۔۔وہ روتے ہوئے بول رہی تہیں۔۔

حازم اس گھر کی عزت کو بچالو ہمیں بدنام ہونے سے بچا لو۔۔

بی جان آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔۔

میری شہوار سے نکاح کر لو اس پر بدنامی کا داغ لگنے سے مٹا دو۔۔اور حازم کو لگا اس پر آسمان ٹوٹ پڑا ھو۔۔وہ حیران نظروں سے انہیں دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

وہ کیسے اس سے نکاح کر لے جس سے وہ نفرت کرتا ہے۔۔

وہ کیسے اسے اپنی زندگی میں شامل کر لے جسے وہ اپنے گھر میں بھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

اسے گم صم بیٹھا دیکھ کر تایا جان نے اسے پکارا۔۔

حازم تم اس گھر کے بڑے بیٹے ہو اور تم سمجھ سکتے اس نازک حالت کو بی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جان صحیح کہہ رہی ہیں تم ھی ہماری عزت رسوا ہونے سے بچا سکتے ھو۔۔میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں یہ نکاح کر لو انہوں نے اسکے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا اور وہ جیسے ھوش میں آیا۔۔۔

بابا یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔وہ انکے ھاتھوں کو اپنے ھاتھوں میں لیتے ہوئے بولا اور وہ جیسے بی جان اور اپنے والد کے سامنے ہار گیا۔۔ان کی عزت کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔

میں یہ نکاح کروں گا۔۔۔۔۔۔۔اسکے کہنے کی دیر تھی بی جان کو تو جیسے نِئی زندگی مل گئی۔۔

میرا حاذم۔۔بی جان نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسکا ماتھا چوما۔۔

پھر مولوی صاحب اسکے پاس آئے۔۔

حاذم شاہ ولد صدام شاہ آپکو درشہوار بنت ارحام شاہ سے نکاح قبول ہے۔۔وہ بلکل ماوف ذہن کے ساتھ بیٹھا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔تبھی اسکے والد نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پکارا۔۔

حاذم۔۔وہ چونکا۔۔

قبول ہے۔۔اسنے اپنے گھر کی عزت بچا لی۔۔اسنے سبکو رسوا ہونے سے بچا لیا

دو لوگ۔۔

دو دل۔۔۔

دو زندگیاں۔۔۔

دو مختلف احساس۔۔

محبّت۔۔

نفرت۔۔۔

بے انتہا محبت کرنے والی اور وہ نازک در شہوار۔۔۔

بے انتہا نفرت کرنے والا وہ جذبات سے عاری حازم شاہ۔۔۔۔

دونوں ھی اپنی اپنی سوچوں میں گم ان کی زندگی میں یہ کیسا موڑ آیا تھا کہ وہ سنبھل ھی نا پائے۔۔

شہوار کو اسٹیج پر لایا گیا۔۔۔حازم اسکے آنے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھا اور پھر تن فن کرتا وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔فنکشن مکمل ہونے کے بعد اسے حازم کے روم میں پہنچا دیا گیا۔۔۔نکاح تو ھو گیا تھا پھر اسکی اپنے کمرے سے رخصتی بھی کر دی گئی۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی دھڑکتے دل کے ساتھ اسکا انتظار کر رہی تھی گھبراہٹ کے مارے اسکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ھو رہے تھے۔۔۔

وہ جانتی تھی حاذم کبھی بھی نہیں مانتا پر وہ کیسے راضی ھو گیا تھا۔۔وہ نہیں جانتی تھی رخ نے اس لڑکے کے انکار کے بارے میں اسے بتا دیا تھا پر حاذم کیسے مانا یہ بات اسے حیران کر رہی تھی۔۔وہ اسکا انتظار کرتے کرتے تھک گئ اسنے بیٹھے بیٹھے بیڈ کے کراون پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔۔۔

کافی دیر بعد دروازے پر کھٹکے کی آواز ہوئی تو اسنے چونک کر آنکھیں کھولیں اور سیدھی ھو کر نظریں جھکا گئ۔۔حاذم اندر داخل ھوا تو دلہناپے والے روپ میں دیکھ کر اسکا غصہ بڑھا۔۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں تمھارے اس روپ کو دیکھ کر تمہیں سراہوں گا تم غلطی پر ھو شہوار شاہ۔اسکے سر پر پہنچ کر پھنکارا تھا۔۔اسکی نفرت بھری آواز سن کر اسنے نظریں اٹھائیں۔۔۔

تم میری زندگی میں تو شامل ھو گئ ھو پر ساری زندگی میری محبّت کے لئے ترسو گی میرے لبوں سے اپنے لئے محبّت بھرے لفظ سننے کے لئے ترسو گی۔۔۔

وہ اسکو بازو سے پکڑتے ہوئے درشتی سے بولا۔۔۔اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکی نفرت کو دیکھ رہی تھی۔۔پھر حاذم نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچ کر بیڈ سے نیچے اتارا وہ بھی کسی کٹھ پتلی کی طرح اتری تھی۔۔۔

تم میرے کمرے میں تو آگئ شہوار پر میرے دل میں کبھی نہیں آ سکو گی۔۔وہ ایک بار پھر پھنکارا تھا۔۔

میری آنکھوں اور میرے دل میں تمھارے لئے صرف نفرت ہے صرف نفرت ۔۔یہ کہتے ہوئے اسنے ایک جھٹکے سے اسکے بازو کو چھوڑا تھا۔۔۔

اور وہ لڑکھڑا گئی۔۔اسکی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔۔اور وہ اسے نظر انداز کرتا چینج کرنے چلا گیا۔۔شہوار چلتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آئ۔۔یہ رات کتنے ارمانوں والی تھی پر اسکے سارے ارمانوں کو روند دیا گیا تھا وہ بھی اس شخص کے لفظوں اور لہجوں نے جس کے لئے اسکے دل میں محبّت تھی ۔۔جس کے اس نے خواب دیکھے تھے۔۔

پھر وہ خود کو زیورات سے آزاد کرنے لگی ایک ایک چیز اپنی نا قدری پر افسوس کر رہی تھی۔ایک ایک چیز اپنی بے وقعتی پر رو رہی تھی حاذم ڈریسنگ روم سے آتے ھی بیڈ پر سو گیا۔۔۔

ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے شہوار سست قدموں سے ڈریسنگ روم میں چلی گئ ۔۔واپس آنے کے بعد وہ کمرے میں رکھے ایک صوفہ پر جا کر لیٹ گئی۔۔

کیا محبّت اتنا دکھ دیتی ہے ؟

کیا ہر محبّت کرنے والے کو یہ سب جھیلنا پڑتا ہے۔۔؟؟

کیا اسے بھی اتنے ھی طعنے تشنے نفرت بھری نگاہیں نفرت بھرے الفاظ سننے پڑتے ہیں ؟؟

کیا اسے بھی ایسے ھی دھتکارا جاتا ہے۔۔

وہ سوچے جا رہی ھی۔۔

پر ایسا ہر جگہ ہر محبّت کرنے والے کے ساتھ نہیں ہوتا ایسا صرف وہاں ہوتا ہے جہاں دوسرے طرف سے آپکے لئے چاہ نہ ھو۔۔

اور وہ بھی تو ایک ان چاہی عورت تھی۔۔اور ایک ان چاہی بیوی۔۔جسکے لئے وہ ان چاہی عورت تھی۔۔۔اب اس کی وہ ان چاہی بیوی بن گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ آج کل زیادہ وقت حسن آرا کے پاس گزارنے لگا۔۔۔اسکا دن اسکی سوچوں میں گزرتا اور اسکی شامیں اسکی چوکھٹ پر۔۔

وہ اس وقت اپنے کمرے میں لیٹا ھوا تھا جب عالی اندر آیا۔

چاچو۔۔۔

جی چاچو کی جان۔۔وہ اٹھتے ہوئے بولا۔۔

میں آپ سے ناراض ہوں آپ اپنا پرامس بھول گئے۔۔عالی کو اس سے بہت محبّت تھی اور رامی کی تو اس میں جان بستی تھی۔۔

اسنے عالی کو آئس کریم کھلانے لے کر جانا تھا پچھلے ویک اینڈ پر وہ بھول گیا ۔۔۔وہ بھولنے لگا تھا تھا۔۔سب کو۔۔اور یاد رکھ رہا تھا۔۔تو صرف ایک کو۔۔

اچھا بابا سوری لو میں کان پکڑتا ہوں اسنے اپنے کان پکڑے تھے۔۔ایسا کرتے دیکھ کر عالی کھلکھلا کر ہنس دیا۔۔

تو پھر چلیں ابھی۔۔عالی نے اس سے کہا تھا۔۔۔

پر اب تو اس سے ملاقات کو وقت ہونے والا تھا اور وہ کیسے اس وقت پر کہیں چلا جاتا جو وقت صرف اسکا تھا۔۔

عالی ھم کل چلتے ہیں نا کل میں آپکو ویڈیو گیم بھی دلواوں گا۔۔اس نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔۔

اگر کل آپ پھر بھول گۓ تو۔۔

تو پھر آپ مجھے یاد دلا دینا۔۔۔

پکا۔۔۔

ہاں پکا۔۔رامی نے اسے پچکارت ہوئے کہا اور وہ خوش ھو کر چلا گیا۔۔۔

رات کو وہ لیٹ آیا تو ہال میں آغا جان اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

وہ ہال میں انہیں دیکھ کر ٹھٹکا۔۔

کہاں سے آرہے ھو ؟انہوں نے غصے سے پوچھا۔۔

وہ میں دوست کی طرف تھا۔۔

یہ کونسا دوست ہے جس سے ملنے تم بدنام گلی جاتے ھو۔۔

وہ آغا جان۔۔

بسس۔۔وہ زور سے چلائے۔۔۔

ھم نے تماری بات طے کردی ھے اپنے دوست کی بیٹی کے ساتھ اور اگلے ہفتے نکاح ہے تمھارا۔۔

آغا جان۔۔اسکے دل کو کچھ ھوا تھا۔۔۔

میں کچھ بھی نہیں سنوں گا سمجھے تم۔۔

اور اس نکاح کے لئے تیار رہو۔۔

وہ غصے سے کہتے چلے گئے۔

وہ کیسے نکاح کر لے۔۔

جب وہ اپنے سارے حقوق اسے دینے کا پابند تھا۔۔دل جو اس کی قید میں تھا ۔۔پھر وہ کیسے کسی اور کو اس دل میں آنے کی اجازت دیتا۔۔۔

ساری رات رونے کی وجہ سے نیند نا آنے کی وجہ سے اسکی آنکھیں لال ھو رہی تھیں۔۔۔صبح وہ فریش ہو کر نیچے آئ تو سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے

۔۔اسنے سب کو سلام کیا۔

جگ جگ جیو مری بچی۔بی جان نے اسکے ماتھے کو چوما تھا۔۔وہ ہلکا سا مسکرائی ی اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

حاذم نہیں اٹھا ابھی تک ؟بی جان نے اس سے پوچھا۔۔

وہ۔۔۔ابھی کچھ کہنے والی تھی جب حاذم چلا آیا۔۔۔

وہ کرسی کھینچ کر بیٹھنے لگا تھا جب بی جان نے اسے روکا۔۔

بیٹا وہاں نہیں شہوار کے ساتھ بیٹھو۔۔اب تم دونوں میاں بیوی ھو بیوی شوہر اور شوہر بیوی کے ساتھ جچتا ہے۔۔انہوں نے بزرگانہ نصیحت کی۔۔۔

ان کی بات پر وہ ضبط کرتا اسکے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔کرسیاں ساتھ رکھی ہونے کی وجہ سے حاذم کا کندھا اسکے کندھے سے مس ھوا تھا گھبرا کر وہ فورا کرسی کی دوسری سائیڈ پر چپک کر بیٹھ گئی۔۔

یونہی ناشتہ کرتے ہوئے اسکی نظر تائی امی پر گئی جو اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تہیں۔۔اسنے گبھرا کر نظریں جھکا لیں۔۔اسکی سونی کلایاں میک اپ سے عاری چہرہ جس پر کسی خوشی کا احساس حیا کی لالی کسی خوبصورت یاد کی چمک۔۔کچھ بھی تو نہیں تھا۔۔۔کیا شادی سے اگلے دن کی دلہن ایسے ہوتی ہے۔۔۔

جیسے وہ لگ رہی تھی انہوں نے سوچا تھا۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد حاذم آفس کی تیاری کے لئے روم میں چلا گیا تھا شہوار بیٹھی تھی۔

شہوار بیٹا تم بھی جاؤ حاذم کی تیاری میں اس کی مدد کرو اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔بی جان نے کہا۔۔

انہیں کسی چیز کی ضرورت ھو نا ھو میری ضرورت نہیں ہے اور شاید کبھی ہوگی بھی نہیں اسنے افسوس سوچا پر انکے کہنے پر اٹھ کر کمرے میں چلی آئ ۔۔حاذم ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ٹائ سیٹ کر رہا تھا اسنے آئینے سے ایک نظر اس پہ ڈالی اور پھر مصروف ھو گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے سمجھ ھی نہ آیا کہ وہ کیا کرے تو اس نے بستر پر پڑے اسکے کاغذات کو یکجا کرنا شروع کیا۔۔

میری کسی بھی چیز کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔اسنے اسکے ہاتھ سے کاغذات لیتے ہوئے کہا۔۔اور پھر فائل اٹھاتا روم سے چلا گیا۔۔۔اور اسکا دل اسکی بے اعتنائ پر رو پڑا۔۔۔

اور اس رات وہ سویا نہیں تھا وہ سو بھی کیسے سکتا تھا وہ رات فیصلہ کی رات تھی اسے ایک فیصلہ لینا تھا اور وہ جانتا تھا۔۔کیا۔۔۔۔۔

صبح وہ اسکی دہلیز، پر آیا پر اس بار وہ جس نیت اور جس ارادے سے آیا تھا اس کے بارے میں حسن آراء کو علم نا تھا۔۔۔

صبح کے وقت یہاں پر لوگ نہ ہونے کے برابر تھے کیونکہ یہ بازار تو رات کا بازار تھا۔۔

رات کی تاریخی میں یہاں کی رونق بحال ہوتی تھی۔

نینا بائی اسے اس وقت دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔

صاحب آپ ؟؟اس وقت ؟؟اس نے اچھنبے سے پوچھا۔۔

حسن آراء کہاں ہیں ؟

وہ تو کمرے میں ہے۔

انہیں بلائیں مجھے انکے سامنے آپ سے بات کرنی ہے۔۔

تھوڑی دیر بعد حسن آرا بھی آ گئی وہ بھی اسے اس وقت وہاں دیکھ کے حیران رہ گئی تھی

میں ان سے نکاح کرنا چاہتا ہوں آج اور اسی وقت۔۔

اسنے جیسے بم پھوڑا تھا۔۔

نینا بائی تو اسکی بات سن کر ششدر سی کھڑی تھی اور وہ ہکی بکی اسے دیکھ رہی

تھی۔۔

اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو بتا دیں۔۔

اسنے نینا بائی سے پوچھا تھا۔۔نینا بائی کو تو اپنا کام ٹھنڈا پڑتا دکھائی دے رہا تھا حسن آرا اس جگہ کی رونق تھی اگر وہ ھی چلی جاتی تو یہ جگہ ویران ھو جانی تھی دور دور سے لوگ اسکا رقص دیکھنے آتے تھے۔۔۔اور وہ اس بات پر بھی حیران تھی کہ یہ شخص اس سے نکاح کر رہا ہے کیسے ایک با عزت گھرانے سے تعلق رکھنے والا شخص ایک بد نام گلی کی لڑکی کو اپنا سکتا ہے۔۔

لوگ یہاں کی لڑکیوں سے دل تو بہلاتے ہیں پر اپناتا کون ہے۔۔نینا بائی کو اسکی عقل پر شبہ ھوا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپکو رقم کی کوئی پریشانی نہیں ھو گی۔۔میں ان کا مول نہیں لگا رہا اور نا ھی لگا سکتا ہوں یہ تو انمول ہیں۔۔رامی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

پر آپ کی ضرورت کی وجہ سے آپکو رقم ملتی رہیگی۔۔

اسکے ان الفاظ نے نینا بائی کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔۔اور حسن آرا وہ تو اسکے الفاظ کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔وہ کسی کے لئے انمول تھی۔وہ بھی کسی کے لئے اہم تھی۔۔

صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں مجھے کیا اعتراض ہوگا۔۔نینا بائی نے دانت

نکوڑستے ہوئے کہا پیسوں کی چکا چوند جو دکھائی دے رہی تھی اسے۔

رامی نے پھر حسن آرا کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا اور اسنے مسکرا کر سر جھکا لیا۔۔رامی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔۔

یہ تمھاری کلایاں اور کان کیوں سونے ہیں ؟ وہ بی جان کے پاس بیٹھی تھی جب بی جان نے اسکی سونی کلایوں اور کانوں کو دیکھ کر باز پرس کی۔۔

وہ خاموش رہی جب دل کا جہاں ھی سونا ہے تو پھر ان سب چیزوں سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔اسنے دل میں سوچا۔

اور آج تم جا کر اپنا ناک چھدوا آؤ۔۔اور لونگ پہنو۔۔یہ سہاگن ہونے کی نشانی ہوتی ہے۔۔وہ بولیں۔۔۔

اور پھر اسی دن انکے کہنے پر اسنے ناک چھد وایا اور لونگ پہنی تھی۔۔رخ نے تو اسکی بہت تعریف کی تھی کہ وہ بہت پیاری لگ رہی ہے ستواں ناک پر نازک سی لونگ اسکے چہرے کی خوبصورتی کو اور بڑھا رہی تھی۔۔وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔۔بی جان نے کہا تھا یہ سہاگن ہونے کی نشانی ہوتی ہے۔۔وہ سہاگن تو تھی پر لوگوں کے لئے۔۔اپنے سہاگ کے لئے وہ کچھ بھی نہیں تھی

۔۔۔

بی جان نے اسے شام کو حاذم کے آنے سے پہلے تیار ہونے کے لئے کہا تھا

ان کی سامنے وہ کچھ نہیں بول پاتی تھی۔۔اسلئے اب آئینے کے سامنے کھڑی سوچنے کے بعد اسنے ڈریس چینج کیا اور ہلکا سا میک اپ کر کے ریڈی ھو گئی ۔۔وہ ابھی تیار ھو کر دوپٹہ سیٹ کرتی باہر نکل رہی تھی جب کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ھوا تھا۔۔اور بے دھیانی میں وہ اس سے ٹکرا گئی۔۔۔اسکا سر حاذم کے چوڑے سینے سے لگا۔۔۔۔

ایک پل کے لئے تو لگا جیسے اسکی دنیا گھوم گئی ھو اسنے گبھرا کر اسے دیکھا تھا ۔۔۔اسکی آنکھوں میں نا گواری تھی۔۔پر وہ اسکی آنکھیں دیکھ کر کھو گئی۔۔اب تو اس کی ناگواری بھری آنکھوں کی عادت ھو گئی تھی اسے۔۔یہ آنکھیں اسکے شاہ کی تھی۔۔اور ان میں غصہ اسکے لئے تھا۔۔اسکے پاس اسے دینے کے لئے صرف نفرت اور غصہ تھا پر کچھ تو تھا جو صرف شہوار کا تھا۔۔۔۔

بھلے وہ نفرت ھو یا غصہ وہ اسکی آنکھوں کو بے خود دیکھے جا رہی تھی اور کیوں نا دیکھتی وہ آنکھیں وہ انہیں دیکھنے کا حق رکھتی تھی۔حاذم اس کا ایسے دیکھنے پر جھنجھلایا۔۔۔۔

اور ایک سائیڈ سے ھو کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔جبکہ وہ اپنی نظریں جھکا کر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔

نکاح ہونے کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ گھر لے آیا۔۔ہال میں اس وقت سب

NEW ERA MAGAZINE

موجود تھے اسے ایک لڑکی کے ساتھ اندر داخل ہوتا دیکھ کر ٹھٹکے۔۔۔

رک جاؤ۔۔آغا جان کی گرجتی آواز پر انکے بڑھتے قدم روکے تھے۔۔

کون ہے یہ لڑکی۔۔؟

حسن آرا میری بیوی۔۔

اسکے کہنے پر تو جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا۔

تماری حمت کیسے ہوئی اس بازار کی عورت کو ہمارے گھر کی بہو بنانے کی۔۔۔۔۔۔ان کی آنکھوں میں طیش تھا۔۔

ہمیں ذلت کی بٹی میں جلاتے ہوئے تمہیں ذرا بھی شرم نا آئی ۔۔بولو۔۔۔۔۔۔۔وہ اور غصے سے چلائے۔۔تھے۔۔۔

ان کی عورت والی بات پر رامی کا دل دکھا تھا پر اسے وہ سب سننا تھا کیونکہ اسنے اس سے نکاح جو کیا تھا جو ایک بازار کی عورت تھی۔۔

رامی ہماری عزت کو ملیا میٹ کر دیا تم نے اسکے بڑے بھائی نے صدمے سے کہا۔۔

اسکی ماں تو روئے جا رہی تھی جگ کی رسوائی کے ڈر سے اور بھابھی انہیں چپ کرانے کی کوشش کر رہی ہیں۔۔۔

نکل جاؤ۔۔ابھی اور اس وقت میرے گھر سے۔۔۔

میں اور میرے گھر والے آج اور ابھی تم سے اپنا تعلق ختم کرتے ہیں۔۔۔

میں تمہیں اپنی جائیداد سے عاق کرتا ہوں۔۔اور اب تم میرے لئے مر گئے ھو۔۔۔

ان کے الفاظ سے اسکے ماں کا دل کانپا تھا۔۔اور رامی اسے تو لگا جیسے کسی نے اس کان میں سیسا پگھلا دیا ھو۔۔۔

آغا جان۔۔۔

اس سے پہلے کہ میں تمہیں اور اسے۔۔۔انہوں نے ایک ناگوار نظر حسن آرا پر ڈالی جو اس سارے وقت میں خاموش تماشائی بنی کھڑی تھی۔۔

دھکے دے کر باہر نکالوں دور ھو جاؤ میری نظروں سے۔۔۔وہ ایک بار پھر زور سے چلائے تھے۔اور کانپنے لگے۔۔اسکے بھائ نے آگے بڑھ کر انہیں سنبھالا ۔۔اسنے بھی قدم بڑھائے تھے پر پھر رک گیا۔۔۔اسنے ایک نظر ان سب پر ڈالی اور پھر حسن آرا کو لے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

وہ تیار ھو کر نیچے آئ تھی بی جان اس کو دیکھ کر خوش ھو گئیں۔۔وہ ہال میں ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔جب ریان اور شایان بھی ادھر آ ئے۔۔۔۔

شہوار آپی چلیں نہ ایک گیم ھو جائے کب سے ھم نے لڈو نہیں کھیلی۔۔اس

پر وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

ہاں چلو۔رخ بھی آمادہ ہوئی۔۔۔

وہ لوگ لڈو کھیل رہے تھے جب شہوار کے دل کو شرارت سوجھی۔اسنے اپنی ایک گوٹ کو چیٹینگ کر کے گھر سے باہر نکال لیا۔۔۔

ریان نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا۔۔۔

آپ کی چیٹینگ کی عادت نہیں جانے والی آپی۔۔اسنے خفگی سے کہا تھا۔۔

اور وہ حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

میں کیوں چیٹنگ کروں گی تمہیں ہر بار مجھ پر شک ہوتا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ نے کی ہے۔۔

نہیں کی۔۔

کی ہے۔۔

میں نے کہا نا نہیں کی۔۔۔بی جان انکی بحث پر مسکرا رہی تھیں۔تبھی شایان نے ان کی بحث کو بڑھتا دیکھ کر لڈو پر ہاتھ مار دیا اور ساری گیم خراب کر دی

شایان گدھے۔۔ریان نے اسے ایسا کرتے دیکھ کر چلایا۔۔

جبکہ اسکی بات پر وہ سب ہنس پڑے۔۔شہوار بھی ھنس رہی تھی تبھی حازم ہال میں آیا تو اسے دیکھ کر اسکی ہنسی کو بریک لگا۔۔

وہ آکر بی جان کے پاس بیٹھ گیا۔

حازم تم شہوار کو کہیں باہر کیوں نہیں لے جاتے۔تبھی تائ جان اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولیں۔۔

ان کے بولنے پر شہوار نے اسے دیکھا تھا پر وہ نیوز پیپر پڑھنے میں مصروف تھا ۔۔

حازم میں نے کچھ کہا ہے۔

جی ماں باہر کہاں ؟ اسنے اخبار رکھتے ہوئے ان سے پوچھا۔

یہی کہیں کھانا کھلانے یا سی ویو پر۔۔۔

میں نے کب منع کیا ہے لے جانے کو۔۔۔۔۔۔اسکی بات پر شہوار نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔

تو بیٹا لے جاؤ نہ اسے ابھی باہر۔۔۔۔

ٹھیک ھے تو چلیں سب بچہ پارٹی سی ویو پر چلتے ہیں۔۔۔۔اسنے سب کو کہا تھا۔۔۔

ریان اور شایان تو اسکی آفر پر خوشی ھو گئے وہ ایسی مہربانیان بہت کم کرتا

تھا۔۔

بچوں کو کیوں کہہ رہے ھو میں نے صرف شہوار کا کہا ہے تم اور وہ جاؤ۔۔۔۔۔تائی امی خفا ہوئیں۔۔

ماں کوئی بات نہیں بچے خوش لگ رہے ہیں۔۔اسنے ماں کو مناتے ہوئے کہا وہ اپنی کرنے والوں میں سے تھا وہ اپنی منوانے والوں میں سے بھی تھا۔۔پر اسکی زندگی کے فیصلہ کے وقت وہ اپنی نہ کر سکا نہ ھی منوا سکا۔۔۔شہوار نے ریان کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے کو کہا تھا۔۔رخ خفا ہوئی پر خاموش رہی حاذم کو اس بات کی پروا نہیں تھی۔۔

بھائی آپکو پتا شہوار کو سمندر کتنا پسند ہے رخ کے بولنے پر شہوار نے بیک مرر سے اسکی آنکھوں کو دیکھا تھا جب رخ کی بات پر ھی حاذم نے بیک مرر سے اسے دیکھا تھا اور شہوار کی تو دھڑکنیں تھم سی گئی۔۔

وہ تو اسکی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی جو ونڈو اسکرین پر تھیں پھر رخ کی بات پر اچانک اسنے مرر سے اسے دیکھا تھا اور شہوار کی دھڑکنیں تھم گئی۔۔حاذم کی وہ ایک نظر جس میں نفرت اور غصہ نہیں تھا۔۔۔

کوئی اور احساس بھی نہیں تھا۔۔

پر پھر بھی شہوار کو اس کی وہی ایک نظر ھی سر شار کر گئی۔۔حاذم نے اپنی توجہ پھر ڈرائیونگ پھر مرکوز کر دی شہوار نے بھی فورا اپنی نظریں جھکائے

تہیں۔۔۔

وہاں پہنچ کر بھی شہوار اسکی ایک نظر میں ھی کھوئی رہی تھی دل چاہ رہا تھا ۔۔وہ ایک بار پھر بس ایک بار پھر سے اسے دیکھے وہ ان آنکھوں کو پھر سے دیکھنا چاہتی تہیں اس نظر کو جس میں زندگی میں پہلی بار اسکے کوئی نفرت نہیں کوئی غصہ نہیں تھا۔۔دل نادان تھا اور وہ۔وہ چاہ رہا تھا جو شاید ھی کبھی ممکن ھو۔۔۔پر شہوار کی یہ اس وقت کی وہ چاہ بھی ادھوری رہی حاذم نے پھر سے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔۔

وہ لوگ رات دیر سے گھر لوٹے تھے۔۔حاذم تو سیدھا ڈریسنگ روم میں چینج کرنے چلا گیا جبکہ وہ اپنی مخصوص جگہ صوفہ پر بیٹھ گئی اور چہرہ کو اپنے کے پیالہ میں لئے سوچوں کے بھنور میں تھی حاذم ڈریسنگ روم سے باہر آیا تھا تو اسے ایسے بیٹھا دیکھ کر ٹھٹکا ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی اور جہاں میں ھو۔۔۔وہ بات تو ویسے بھی نہیں کرتا تھا پر آج کل وہ اسے کچھ سخت الفاظ بھی نہیں بولتا تھا۔۔۔

حاذم نے سر جھٹک کر قدم بیڈ کی طرف بڑھائے قدموں کی چاپ سے وہ ھوش میں آئی اور اسے بیڈ پر لیٹا دیکھ کر خود اٹھ کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی ۔۔

حاذم بیڈ پر لیٹا اپنی زندگی میں رونما ہوئے اس حادثے کے بارے میں سوچ

جا رہا تھا اس نے کبھی سوچا ھی نہیں تھا کہ وہ اس کو اپنی زندگی میں شامل کر گا پر وہ اسکی زندگی میں شامل ھو گی تھی۔۔۔

وہ تو اسے اپنے گھر سے نکالنے کے درپے تھا پر وہ تو اسکے کمرے میں استحقاق سے آ گئی تھی۔۔۔۔

صبح وہ کچن میں کھڑی چاہے بنا رہی تھی چاہے کا پانی کھول رہا تھا پر اسکا دھیان ھی نہیں تھا وہ اپنے خیالوں میں تھی جب حاذم کچن میں آیا اور اسے دیکھ کر حیران ھوا جس کی نظریں دیوار پر تہیں اسنے اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے فریج کے ڈور کو زور سے بند کیا اور آواز پر چونکی اچانک اس کا ہاتھ گرم ساس پین کو جا لگا۔۔

سی۔۔اسنے فورا اپنے ہاتھ کو پکڑا تھا حاذم نے اس کی سسکی سنی تھی اسنے اسے دیکھا جو اپنے ہاتھ کو دبائے کھڑی تھی۔۔۔

ایک نظر اس پر ڈال کر وہ کچن سے باہر چلا گیا شہوار کی نظریں اسکے جوتے پر جمی تہیں۔۔۔اسکے چلے جانے کے بعد اسنے نظریں اٹھائیں تہیں اسکی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔۔۔

یہ اس کے ہاتھ کی جلن کی وجہ سے تھے یا اسکی نظر اندازی پر۔۔ تبھی تائی امی آیں اور اسے روتا دیکھ کر چونکیں۔۔

ان کے آنے پر وہ رخ موڑ گئی۔۔۔

ہر گزرتے دن وہ مرجھاتی جا رہی تھی۔۔

اگر آپ کسی پودے پر توجہ نہ دیں اس کا خیال نہ رکھیں تو وہ بھی مرجھا جاتا ہے۔۔

پھر وہ تو ایک انسان تھی جذبات سے گندی ہوئی ایک لڑکی ۔۔

تایا جان نے اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا۔۔تائ امی نے ان سے کہا تھا کہ وہ حاذم سے بات کریں۔۔۔

جی بابا۔۔۔

تم نے اگر یہ نکاح نہیں کرنا تھا تو بتا دیتے۔۔وہ غصے میں تھے

کیا ھوا ہے بابا وہ پریشان ھوا۔۔

تم نے شہوار کو دیکھا ہے کیسے مرجھاتی جا رہی تم دونوں کی شادی ہوئی ہے پر لگتا ھی نہیں ہے نہ تم اس سے بات کرتے ھو نہ وہ۔۔۔

کیا اسنے آپ سے کچھ کہا ہے۔۔وہ شہوار سے شاکی ہوا۔۔

کیوں ہمیں نظر نہیں آ رہا تم اسے کیسے نظر انداز کر رہے ھو۔۔

مجھے تو تمھارے اس رویے کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے بابا۔۔

بیٹا اگر کوئی بات ہوئی ہے تم دونوں میں تو مجھے بتاؤ۔۔اسکی والدہ نے اس سے پوچھا تھا۔۔

مجھے کچھ کچھ سمجھ آ رہا ہے۔۔حازم کیا اس رویے کی وجہ وہی حادثہ ہے؟؟

انہوں نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔

بابا وہ حادثہ مجھ سے میری اہم شخصیت چھین کر لے گیا۔۔اور اسکی ذمہ دار ہے وہ۔۔۔وہ ایک پل کے لئے رکا۔

میں اس حادثے کو نہیں بھول پایا اور آپ نے میری زندگی میں اسے شامل کر دیا جو اولاد ہے اس کی۔۔۔۔وہ لب بھینچ گیا۔

بازار کی عورت کی یہی بولنا چاہتے ہو نہ تم حازم رک کیوں گئے بولو۔۔انہوں نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔ان کے غصے سے کہنے پر حازم نے اپنے باپ کو دیکھا تھا اور باہر کھڑی شہوار پر قیامت ٹوٹ پڑی۔۔

وہ کسی کام سے تایا کے کمرے میں آ رہی تھی جب اپنے ذکر پر ٹھٹکی وہ کیا بات کر رہے تھے۔۔۔

بازار کی عورت۔۔۔۔

اسکی اولاد۔۔۔

اسے کچھ تو سمجھ آ رہا تھا پر وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔

بابا۔۔اسنے اپنے باپ کو پکارا۔۔

چپ کیوں ھو گئے تم۔۔وہ ایک بار پھر غصے سے چلائے۔۔

حاذم کیا یہی وجہ ہے۔۔؟؟

اسکی ماں نے حیرانی سے پوچھا۔۔

اسنے نظریں چرائیں تہیں۔۔

تم کسی کی غلطی کی سزا کسی اور کو کیوں دے رہے ھو۔انہیں افسوس ھوا تھا۔۔

میں سزا نہیں دے رہا بس میں یہ رشتہ قبول نہیں کر پا رہا اور شاید ھی کبھی کر پاؤں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا ہمیں۔۔تائ جان نے افسوس سے پوچھا۔۔

آپ لوگوں نے مجھے مجبور کیا تھا۔۔اس رشتے پر۔۔۔اس گھر کی عزت بچانے کے لئے اور اسکو بدنامی سے بچانے کے لئے۔۔اسنے اپنی دل کی بات کی۔۔۔

وہ اسکی بیٹی ہے اس عورت کی جو مجھ سے میرا سب سے عزیز رشتہ لے گئی۔۔

پر تم شاید یہ بھول رہے ھو کہ وہ تمھارے اس سب سے عزیز رشتے کا بھی خون ہے۔۔۔وہ اس خاندان کا خون ہے حاذم۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے تم نے کھویا تھا اپنا رشتہ اور ھم سب۔۔۔ھم سب نے کیا کھویا تم نے اندازہ نہیں لگایا ۔۔۔کیا تم ہمیں نہیں دیکھ سکتے ہم کیسے جی رہے ہیں۔۔کیا تمہیں بی جان کی

بوڑھی آنکھوں میں کسی کو کھونے کا درد نظر نہیں آتا حازم۔۔۔شہوار صرف اس عورت کی بیٹی نہیں تھی۔۔۔اسکی رگوں میں صرف بدنام گلی کی حسن آرا کا خون نہیں ہے۔۔۔وہ اس گھر کے مرد کی بیٹی ہے۔۔جس کی رگوں میں ارحام شاہ کا خون بھی ہے۔۔۔سمجھے تم۔۔۔۔۔۔۔وہ زور سے چلائے تھے۔۔

اور باہر کھڑی وہ انکی باتوں پر زلزلوں کی زد میں آگئ تھی وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی جو اسے سمجھ آرہا تھا پر وہی بات یقینی ھو گئ تھی۔۔

تو یہ تھی اس سے نفرت کی وجہ کہ وہ ایک بدنام گلی کی عورت کی بیٹی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ سے جاننا چاہتی تھی کہ شاہ اس سے نفرت کیوں کرتا ہے۔پر آج جب وہ جان گئ تو اسنے شدت سے چاہا تھا کہ وہ انجان رہتی۔۔شاہ اس سے نفرت کرتا رہتا۔۔

پر کیا یہ اسکا قصور تھا کہ وہ ان کی بیٹی تھی۔۔

کیا یہ اسکی چوائس تھی کہ وہ انکے بطن سے پیدا ہوئی تھی۔۔شاہ نے اس سے نفرت کی تھی اس وجہ سے۔۔

شاہ نے اسے دھتکارا تھا اس وجہ سے۔۔

اسکا ذہن جیسے ماوف ہونے لگا تھا۔اسکا سر زور سے چکرایا تھا اور وہ تیورا کر

زمین پر گر پڑی۔۔۔

رخ جو وہاں سے گزر رہی تھی اسے وہاں گرتا دیکھ کر بھاگتی ہوئی اسکے پاس آئی تھی۔۔

شہوار۔۔وہ اسے آوازیں دینے لگی۔اس کی آواز سے وہ لوگ کمرے سے باہر نکلے تھے۔۔

تایا جان اور تای جان اسے گرا دیکھ کر پریشان ہوئے وہ دونوں اسکے قریب بیٹھ گئے جبکہ وہ اسے حیرانی سے زمین پر گرا دیکھ رہا تھا۔۔

بیٹا۔۔تایا جان نے اسکے گال کو تھپکا تھا پر وہ تو ھوش خرد سے بے گانہ تھی۔۔

حازم۔۔۔اگر شہوار کو کچھ ھوا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا ۔۔۔انہوں نے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور وہ تو بس اسکو دیکھے جا رہا تھا ۔جو آگہی سے آشنا ہوتے ھی ھوش کی دنیا سے بے گانی ھو گئی۔۔۔

اسے فوراً ہوسپٹل لے جایا گیا اسکا نروس بریک ڈاؤن ھوا تھا۔۔۔ہاسپٹل کے کوریڈور میں ایک کرسی پر بیٹھے وہ اپنے ماضی کو یاد کئے جا رہا تھا۔۔

اسے آج بھی وہ دن یاد تھا جب اسکے دادا جان نے اسکی زندگی کی اہم شخصیت کو اپنے گھر سے نکالا تھا۔۔

وہ اسکے رامی چاچو۔۔

وہ انکا عالی۔۔

وہ ارحم شاہ۔۔

اور وہ حازم عالی شاہ۔۔۔

ماں کے ساتھ لگ کر کھڑے وہ اپنے دادا کو ان برستے دیکھ رہا تھا۔۔

اسے وجہ سمجھ نہیں آئ کہ وہ کیوں غصہ ھو رہے ہیں۔۔اور وہ کون ہیں جو اسکے رامی چاچو کے ساتھ کھڑی ہے۔۔

دادا جان کا یک لفظ بازار کی عورت۔۔اسکے کچے ذہن میں نشین ھو گیا تھا۔۔

بازار کی عورت۔۔۔پھر اسنے دیکھا کہ دادا جان کے کہنے پر وہ اس عورت کو لے کر چلے گئے۔۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ہمیشہ کے لئے یہ گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔۔

وقت گزرتا رہا پر اس لفظ کی بازگشت ہمیشہ اسکے کانوں میں گنجتی رہی۔وہ اپنے رامی چاچو کو یاد کرتا تھا۔۔۔انکے جانے کے کچھ عرصے بعد دادا جان بھی ایک رات سوئے اور پھر اٹھ نا سکے۔۔اب وہ لاڑکپن کی دہلیز پار کر رہا تھا۔۔اور پھر کچھ سال بعد ایک دن ایک اور حادثہ اسکی زندگی میں رونما ھوا۔۔

ایک فون کال آئ تھی اور بابا اور بی جان فورا گھر سے گاڑی لے کر نکلے تھے اسے تو کچھ سمجھ نہیں آئ کیا ھوا ہے۔صبح سے شام ھو گئ پر ان دونوں میں

سے کوئی نا آیا۔۔پر پھر اسنے دیکھا لوگ اسکے گھر میں اکھٹے ھو رہے ہیں ۔۔۔اسنے اپنی ماں کو روتا دیکھ کر ان سے وجہ پوچھی تھی۔

عالی رامی اس دنیا سے چلا گیا۔۔وہ اسے خود سے لگاتے ہوئے بولیں تہیں وہ کیا بول رہی تہیں اسکے رامی چاچو چلے گئے وہ اتنے سال کہاں تھے اور اب چلے گئے۔۔

اور اسکی بیوی حسن آرا بھی۔۔ان کی بات پر ایک بار پھر اس لفظ کی بازگشت اسے سنائی دی۔۔۔

بازار کی عورت۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اسکے بابا اور بی جان نڈھال سے گھر آے پھر وہ اکیلے نہیں تھے۔۔ان کے ساتھ وہ تھی۔۔

وہ۔۔۔درشہوار۔۔۔۔

وہ چار سال کی بچی۔۔۔

صدام شاہ نے اسے اپنی گود میں اٹھایا ھوا تھا۔۔۔اسکے بازو اور چہرے پھر بینڈیج تھے اسے معلوم ھی نہیں تھا کہ اس پھر کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ھی دو میتوں کو ان کے گھر میں لایا گیا۔۔۔

ایک اسکے رامی چاچو کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ایک اس کی۔۔۔جس کے بارے میں وہ کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا۔

اسنے آخری بار اپنے پیارے چاچو کا چہرے دیکھا تھا اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔

ان کا ایکسیڈنٹ ھوا تھا حسن آراء موقع پر دم توڑ گئیں رامی کی ابھی چند سانسیں باقی تہیں۔۔۔جبکہ شہوار معجزانہ طور پر بچ گئی صرف کچھ خراشیں آئ تہیں اسے۔۔۔

اور اس دن اس پر اور اسکے گھر والوں پر قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔۔۔

اسے بابا نے بتایا تھا کہ درشہوار اسکے رامی چاچو کی بیٹی ہے۔۔۔اور اب وہ اسکے ساتھ رہے گی۔اس کو نجانے کیوں نا پسندیدگی محسوس ہوئی تھی اور یہ نا پسندیدگی وقت کے ساتھ نفرت میں بدلنے چلی تھی۔۔وہ بچی تھی کبھی کبھی اسکو ہال میں دیکھ کر اسکے پاس آنے کی کوشش کرتی تو وہ اسے جھٹک دیتا تھا
۔۔

جوانی کی دہلیز پار کرتے ہی اسکے لئے ناپسندیدگی آخر کار نفرت میں بدل گئ
۔۔

وہ اسے شاہ کہہ کر بلاتی تھی۔۔حاذم کو پہلے تو اسکا اس طرح پکارنا بھی کھلتا تھا پر پھر اس کو پروا ہی نہیں تھی وہ اسے پکارتی یا نا وہ کون سا اس سے مخاطب ہوتا تھا۔۔

لڑکپن سے جوانی کا وقت طے کرتے اسنے شاہ کی صرف خاموشی سنی تھی وہ اس سے بات ہی نہیں کرتا تھا ۔۔وہ پہلے اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی تھی کبھی کسی سبجیکٹ کو سمجھنے کیلیئے کبھی کہیں جانے کی فرمائش پر وہ بھی تو حاذم تھا جس نے اس سے نفرت کی تھی وہ اس کی خواہشیں کیسے پوری کرتا وہ اس کی طرف متوجہ کیوں ہوتا۔۔

پھر دونوں کے بیچ اتنے فاصلے آگئے کہ ان کو مٹانا مشکل تھا۔۔۔

اور ایک دن وہ اسکے سامنے اپنی محبّت کا اظہار کر بیٹھی۔۔۔

اور پھر وہ ایک دن اسکی زندگی میں شامل کر دی گئی۔۔

ہاں وہ کر دی گئی تھی۔جنہیں پسند کیا جاتا ہے انہیں شامل کیا جاتا ہے۔

۔زبردستی کر نہیں دیا جاتا۔

وہ اسکی پسند نہیں تھی اسلئے زبردستی شامل کر دی گئی تھی اسکی زندگی میں۔

اسکے والد نے ٹھیک ہی تو کہا تھا۔۔

کیا وہ صرف اس عورت کی بیٹی تھی۔وہ اسکے چچا کا خون تھی۔اور اگر وہ اس عورت کی بیٹی تھی تو اس میں اسکا کیا قصور تھا یہ سوچ آتے ہی اسکے دل کو کچھ ہوا تھا وہ کتنا برا کر گیا تھا وہ ایسا تو نہیں تھا اپنی نفرت میں اسنے کسی کا دل دکھا دیا تھا کسی کو اتنا دکھ دیا تھا کہ وہ اس حال کو پہنچ گئی وہ سوچ جا

رہا تھا۔۔۔

اور وہ کسی اسکی بیوی تھی۔۔

اسکی شریک حیات۔۔۔یہ سوچ اتے ھی اس پر گبھراہٹ طاری ہونے لگی۔۔تو کیا دل نے اسکو بیوی تسلیم کر لیا تھا۔۔۔

یا شاید یہ تو ابھی شروعات تھی۔۔

دل نے تو کچھ اور بھی قبول کرنا تھا اور وہ کچھ اور شہوار کی محبّت تھی۔۔۔

اسے ابھی تک ھوش نہیں آیا تھا۔وہ فورا کرسی سے اٹھا۔۔۔اور مسجد چلا گیا ۔۔وہ کیا کرنے چلا تھا۔۔

نفرت کی آگ میں وہ اسکی زندگی تباہ کرنے چلا تھا جو بے قصور تھی۔

اسنے اسکی زندگی کی دعا کی تھی۔۔۔

اس حازم شاہ نے جس نے اپنی زندگی میں اسکا نام نا لینے کی ٹھانی تھی اس سے مخاطب نا ہونے کی ٹھانی تھی آج اسنے دعا میں اسکی زندگی مانگی تھی۔۔۔

دعا مانگتے ہوئے اسکو ندامت نے گھیرا تھا۔

پھر وہ واپس ہاسپٹل آیا جہاں سب تھے۔۔

اسکے بابا نے اس سے بات نہیں کی تھی۔۔

اسکی ماں بھی ابھی تک خفا تھی۔۔

اور بی جان وہ اس سب بات سے بے خبر تھیں۔۔۔

اور وہ حاذم کو ایسا لگا تھا وہ اس سے روٹھ گئی ہے۔۔

کاش ایک بار وہ ھوش میں آ جائے وہ اس سے معافی مانگ لے گا۔۔

بس ایک بار وہ ھوش میں آجائے وہ اسکی ہر خوشی دے گا۔۔اسنے سوچا تھا اس انجام سے پرے کہ وہ اسے معاف کرے گی یا نہیں۔۔۔

کاش بس ایک بار۔۔۔وہ بس یہی سوچے جا رہا تھا۔۔

صبح سے رات ہونے کو آئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا آپ سب گھر چلے جائیں میں یہاں ہوں۔۔اسکی بات پر جن نظروں سے صدام شاہ نے اسے دیکھا تھا وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گیا۔۔

میں اپنی بچی کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گی بی جان نے ضد کی تھی۔۔۔

بی جان میں یہاں ہوں اور جیسے ھی اسے ھوش آئے گا میں آپ سب کو انفارم کر دونگا۔اسنے انکی پاس بیٹھتے ہوئے انکے ھاتھوں کو تھامتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

حاذم اسے ھوش آ جائے گا نہ وہ ٹھیک ھو جائے گی۔انہوں نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔اور حاذم کو لگا تھا جیسے کسی نے اسکی روح کھینچ لی ھو وہ کیسی بات کر

رہی تھیں کہ وہ ھوش میں آ جائے گی نہ۔۔۔۔

وہ کیوں ایسے نا امید ھو رہی تھیں۔۔۔

وہ کیوں ھوش میں نہیں آئ گی۔۔

وہ اسکے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔۔

وہ اسکو ایسا دکھ کیوں دے گی۔۔

وہ تو اس سے محبّت کرتی ہے۔۔

پھر وہ کیسے اپنی محبّت کو چھوڑ دے گی۔۔اسنے سوچا تھا۔۔۔

بی جان کو اسنے گھر جانے کے لئے منا لیا تھا اور اب وہ اکیلا کھڑا تھا پھر وہ چلتے ہوئے اس کمرے کے قریب آیا جہاں وہ تھی وہ گلاس ونڈو سے اسے دیکھا رہا تھا جو ھوش خرد سے بیگانہ بستر پر لیٹی تھی۔۔۔

تجھے کیا خبر میرے حال کی

میرے درد میرے ملال کی

ریوالولنگ چیر سے ٹیک لگائے آنکھیں مونده وہ آج پھر اسکی یادوں میں کھویا ھوا تھا۔۔

تمہیں اس گھر سے گئے پانچ ماہ دو ہفتے دس دن چار گھنٹے ہو گئے ہیں شہوار اور دیکھو میں آج بھی اسی جگہ پر اسی لمحے میں کھڑا ہوں۔۔

ولید کہتا تھا شاہ تجھے تو نہ دنوں کا حساب پتہ چلتا ہے نہ ھی تاریخوں کا پر شہوار آج دیکھو یہ شاہ تمھارے جانے کے بعد ایک ایک دن ایک ایک سیکنڈ ہر پل ہر لمحے کا حساب رکھے ہوئے ہے۔۔وہ شہوار کو تصور میں لاتے ہوئے اس سے مخاطب تھا۔۔

لالہ۔۔۔اس کی بہن رخ دستک دیتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں رخ نے دیکھا اس کی خوبصورت آنکھیں شدت ضبط سے سرخ ھو رہی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ نے اسے دیکھتے ہوئے نظریں چرائیں۔۔

جی گڑیا۔۔وہ نظریں چراتے ہوئے بولا۔۔۔

بی جان آپ کو بلا رہی ہیں۔۔۔رخ نے کہا۔۔

تم چلو میں آتا ہوں۔۔اس نے ابھی بھی اپنی نظریں اس کی طرف نہیں کی تھیں۔۔۔

شہوار تم کہتی تھی رخ تمھارا بھائی کبھی بھی کسی کے جذبات کو نہیں سمجھ سکتا اس کو صرف آنسو دینے آتے ہیں۔۔اور آج آکر دیکھو تم۔۔۔اس کی آنکھوں

میں آنسو ہیں وہ بھی صرف تمھاری خاطر۔۔۔رخ نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے سوچا۔۔۔

بی جان آپ نے بلایا۔۔۔اس نے ان کے روم میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا ۔۔۔

وہ اپنے بیڈ پر ہاتھ میں تسبیح لئے بیٹھی تہیں۔۔

ہاں ادھر آؤ اپنی بی جان کے پاس بیٹھو۔۔انہوں نے اسے بلاتے ہوئے کہا اور وہ ان کے قریب جاکر بیٹھ گیا۔۔۔

اب تمھارے پاس ہمارے لئے وقت ھی نہیں۔انہوں نے شکوہ کیا۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے بس وہ آفس ورک زیادہ ہونے کی وجہ سے ٹائم نہیں ملتا اس نے وضاحت کی۔۔

کیوں خود کو اتنا تھکا رہے ھو میری جان۔انہوں نے اس کا چہرہ اپنے ھاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔۔

جو ھوا اسے بھول جاؤ۔۔۔

بھول ھی تو نہیں پا رہا۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔ان کے کہنے پر اس نے نظریں جھکا لیں۔۔

جی۔۔۔۔۔اس نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اچھا آپ اپنی دوائیں کیوں نہیں لے رہیں۔۔۔وہ بات کا رخ دوسری طرف لے گیا۔۔

یہ رخ ھی مجھے دوائیں نہیں دیتی ہے۔۔انہوں نے شکوہ کیا۔۔

ہاہ بی جان میں نے ایسا کب کیا۔۔اسی وقت رخ چاہے کی ٹرے اندر لاتے ہوئے بولی۔۔

آپ ھی تو کہتی ہیں یہ دوائی کڑوی ہے مجھے نہیں کھانی منہ کا ذائقہ ھی خراب ھو جاتا ہے۔اسنے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

اسی وقت حاذم کے سیل پر ولید کی کال آئی۔۔

بی جان میں ولید کے آفس جا رہا ہوں آپ اپنی دوائی ضرور لے لیجیے گا۔۔۔اس نے کال اٹینڈ کرنے کے بعد کہا۔۔۔

اور گڑیا بی جان اب کچھ بھی کہیں تم نے انہیں دوائی ضرورر کھلانی ہے۔۔۔۔حاذم نے اسے تاکید کی۔۔

جی لالہ۔۔۔۔وہ بولی۔وہ بی جان سے پیار لینے کے لئے جھکا۔

خوش رہو۔۔انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

وہ جیسے ھی ولید کے آفس میں داخل ھوا ولید نے اسے آتے ھی گلے لگایا

کیسا ہے میرا یار۔اسنے پوچھا۔

کیسا ھو سکتا ہوں۔؟مبہم سا مسکریا ولید نے اسکی آنکھوں کو دیکھا جو اسکے رتجگوں کی گواہی دے رہی تھیں یہ وہ آنکھیں تھیں جس پر لوگ فدا ھو جاتے تھے۔جب وہ دونوں یونیورسٹی میں تھے حاذم اپنی آنکھوں کی وجہ سے بہت پاپولر تھا۔۔

اور آج ان آنکھوں میں کسی کا انتظار تحریر تھا۔۔کسی کی یاد میں یہ آنکھیں کئی راتوں سے جاگی تھیں۔۔۔نیند جیسے ان آنکھوں سے روٹھ گئی تھی۔۔۔

یار حاذم کیوں خود کو اتنی تکلیف دے رہا ہے۔ولید نے اسے کہا۔

اور جو تکلیف میں نے اسے دی اسکا کیا۔اسنے ولید کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جانتے ھو مجھے دکھ اس بات کا نہیں وہ چلی گئی ملال تو اس بات کا ہے میں نے اس کے ساتھ جتنی زیادتیاں کیں وہ چپ چاپ سہتی رہی۔۔۔میری زیادتیوں پر وہ خاموش نظروں سے مجھے دیکھتی تھی۔۔ولید وہ آنکھیں وہ نظریں مجھے نہیں بھولتیں۔۔ان نظروں کا خالی پن مجھے نہیں بھولتا۔۔وہ جیسے ضبط کی انتہا کو پہنچ گیا تھا ۔۔

یار تو بھول کیوں نہیں جاتا۔۔ولید نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

اس کا خیال اور اس کی یاد عادت سی بن گئی ہے اور عادتیں بھی کبھی چھوٹتی ہیں بھلا۔۔۔وہ مبہم سا مسکرایا اس کی مسکراہٹ میں بھی درد تھا۔۔ولید اس کی دیکھ کر رہ گیا۔۔

اچھا چھوڑ کافی پیو گے منگواوں؟ ولید نے اس کا دھیان ھٹانے کے لئے پوچھا۔

ھمم! اس نے کہا۔۔۔

اسنے تو جیسے اس کی یاد پہن لی تھی۔۔اسکی یادیں ھی اب اسکا سرمایہ تھیں وہ حازم شاہ جو اسے کبھی یاد نہ رکھنے کی باتیں کرتا تھا۔۔آج خود اسکی یادوں کو سینے سے لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

اب تو فقط اسکی یاد ہے

اور یاد بھی آخر کب تک

اسے نہیں یاد تھا کہ وہ کب اسکی میں زندگی آئ تھی پر وہ کب چلی گئ وہ بھول نہیں پایا تھا۔۔

بعض اوقات کچھ باتیں ھم یاد نہیں رکھنا چاہتے وہ ذہن کے کہیں کھونے کھدرے میں رہ جاتی ہے اور جو ہم بھولنا نہیں چاہتے وہ یاد ہمارے ذہن میں پلتی رہتی ہے اور ایک روز وہ تناور درخت بن جاتی ہے جس کی جڑیں ہمارے

جسم کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اور پھر ان یادوں سے پیچھا چھڑانا مشکل ھو جاتا ہے۔۔

انسان بھولتا کچھ بھی نہیں ہے بس کچھ نئ باتیں نئ یادیں ان باتوں اور یادوں کو دھندلا دیتی ہیں۔۔۔

سارا دن تو وہ ان یادوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہتا تھا پر رات کے وقت وہ پھر سے اسکی یاد میں کھو جاتا۔۔۔

وہ اسے کیسا روگ دے گئ تھی۔۔

تمارے ہجر میں میں نے کیا کیا نا پالا یا شہوار۔۔۔

دکھ درد غم تکلیف آنسو اور تمھاری یاد۔۔

پر وہ محبّت کو کیوں بھول گیا۔۔

محبّت بھی تو تھی۔۔۔

جو اسے ھو گئ تھی۔۔۔

اس سے۔۔

کب جب وہ ہاسپٹل میں تھی تب۔۔

یا جب وہ چلی گئ تب۔۔۔

یہاں اسکی رات پھر سے جاگ رہی تھی۔۔۔

اور میلوں دور کوئی تھا۔۔۔

جو سوچ رہا تھا۔

اس درد کو جو کسی کی وجہ سے اسے ملا تھا۔۔

اس تکلیف کو جو کسی نے اسے دی تھی۔۔

میلوں دور ہوتے ہوئے بھی وہ کوئی اسکی یاد غافل نا تھا۔۔۔

پر اس یاد میں صرف تکلیف درد نا پسندیدگی نفرت تھی۔۔

آج رخ کی شادی کی ڈیٹ فکس کرنے لڑکے والے آ رہے تھے۔۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا تھا جب اسکی والدہ اندر آئیں۔۔

حازم۔۔۔ان کے ہاتھ میں کوئی شاپر تھا۔۔

جی ماں۔۔حازم کو دیکھ کر ان کے دل کو کچھ ھوا وہ بہت خاموش ھو گیا تھا

اسکے چہرے پر درد صاف نظر آتا تھا۔۔

یہ تم کیا کر گئی میرے بچے کے ساتھ شہوار۔انہوں نے سوچا تھا۔۔

بیٹا یہ ذرا کپڑے ہیں تم جا کر درزی کو دے آؤ گے مجھے بہت کام ہیں۔۔۔

وہ گویا ہوئیں۔۔۔

جی ماں میں دے آتا ہوں۔۔۔ان سے شاپر لے کر وہ باہر چلا گیا۔

ٹیلر کی شاپ سے باہر نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا جب اسنے ایک لڑکی کو دیکھا اور ٹھٹکا۔۔۔

اسے لگا وہ شہوار ہے۔۔

وہ دیوانہ وار اسکی طرف بڑھا تھا پھر قریب جا کر اسکے قدم تھم گئے۔۔

وہ شہوار نہیں تھی۔

وہ کیوں بھول گیا کہ وہ یہاں نہیں ہیں۔۔

وہ یہاں کیسے ھو سکتی تھی۔۔

وہ اس کے پاس کیسے ھو سکتی تھی۔۔

جب وہ یہاں کہیں تھی ھی نہیں۔۔

گھر آکر بھی یہی سوچتا رہا کہ وہ کیسے کسی اور کی طرف بڑھ گیا۔اسے کیسے لگا کہ وہ شہوار تھی۔۔اسکے جانے کے بعد یہ پہلی بار تھا جب وہ اس طرح بے اختیار ھو کر کسی کی طرف بڑھا تھا۔۔

تو یہ طے ھوا شہوار تمہاری محبّت میں حازم شاہ خود کو بھلا بیٹھا ہے اور اب صرف تم ھی تم ھو۔۔

بیڈ پر چت لیٹے وہ چھت کو گھورے جا رہا تھا۔۔۔

آج ریان اور شایان آے تھے اور رخ سے کسی بات پر لڑ رہے تھے۔۔

حازم بھی وہی بیٹھا تھا۔۔

اور انکی نوک جوک سے محفوظ ھو رہا تھا۔۔

مجھے شہوار مت سمجھنا۔۔۔جب ریان کی کسی بات پر رخ نے بولا تھا۔۔

آپ شہوار آپی ھو بھی نہیں سکتی۔۔۔۔ریان نے الٹا جواب دیا تھا۔۔

جبکہ اس کے ذکر پر حازم کے چہرے پر درد نمایاں ھوا۔۔۔رخ کو فوراً احساس ھوا تھا وہ کیا بول گئی۔اسنے اپنے بھائی کو دیکھا۔۔

کوئی بھی اس جیسا نہیں ھو سکتا تھا۔۔

وہ بس ایک تھی۔۔

اسنے سوچا اور اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

رخ کی منگنی کے دن قریب تھے اس سے پہلے اسنے آوٹ آف سٹی جانا تھا وہ پورے ایک ہفتے بعد آیا تھا۔۔

گھر میں خاموشی تھی کمرے میں اپنا سامان رکھنے کے بعد وہ کچن میں پانی کے لئے آیا۔۔پر وہاں کوئی کھڑا تھا۔۔۔لمبے گھنے بالوں کی ڈھیلی ڈھالی چوٹی

بنائے سادے سے شلوار سوٹ ڈوپٹہ کندھوں پر پھیلائے وہ پشت کئے سنک کے پاس کھڑی تھی۔۔

وہ ایک اجنبی لڑکی کو وہاں دیکھ کر ٹھٹکا تھا ابھی وہ جانے کا سوچ رہا تھا کہ وہ مڑی اور۔۔حازم کو لگا اسکی سانسیں روک گئیں۔۔

وہ اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

وہ بھی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسکی آنکھوں میں حیرانی تھی۔۔

اور اسکی آنکھوں میں ناگواریت۔۔۔

یہ وہ چہرہ تھا جو شاہ کے تصور اور اسکی آنکھوں میں رہا تھا۔۔

یہ چہرہ اسکی محبّت کا تھا۔۔

یہ چہرہ اسکی بیوی کا تھا۔۔

یہ چہرہ شہوار حازم شاہ کا تھا۔۔۔

وہ ایک نظر اس پر ڈالتی وہاں سے چلی گئی اسکے جانے کے بعد وہ ھوش میں آیا تھا۔۔۔۔

ہاسپٹل میں نگہداشت اور ان سب کی دعاؤں کا پھل تھا کہ دو دن بعد وہ ہوش میں آئی تھی۔۔اسے پرائیویٹ روم میں سے شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔

سب اسے سے ملنے گئے تھے۔۔پر اسکی ہمّت نہیں تھی کہ وہ جاتا۔۔

وہ اسکا سامنا کرنے سے گھبرا رہا تھا۔۔

ایک انجانا سا ڈر تھا اسکو۔۔

اسنے دور سے ھی اسے دیکھ لیا تھا۔۔وہ آنکھیں کھولے بی جان کی باتیں سن رہی تھی۔

کچھ دن وہاں رہنے کے بعد وہ گھر آگئی تھی۔۔۔

سب اس کا بہت خیال کر رہے تھے وہ اپنے روم میں رہ رہی تھی۔۔

ڈاکٹر نے اسے ریسٹ کرنے کی تاکید کی تھی۔۔۔

سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے جب اچانک اسنے اپنا امریکہ جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔۔

بی جان میں پھوپھو کے پاس امریکہ جانا چاہتی ہوں۔۔حاذم اسکی بات پر چونکا تھا۔

اگر بیٹا تمھارا دل کر رہا ہے تو گھوم آؤ۔۔تایا جان نے اسے کہا تھا۔۔

میں تمھاری ٹکٹ کروا دیتا ہوں۔۔صدام شاہ کی ایک بہن امریکہ ہوتی تھیں۔۔

جب دن ھفتوں اور پھر مہینوں میں بدلے تو بی جان اور تایا جان نے اس سے آنے کا پوچھا تو وی ٹال گئی۔۔

پر پھو پھو نے بی جان کو اسکے ارادے کے بارے میں بتا دیا۔اور وہ تو جیسے خاموش رہ گئی۔۔انکے ہوتے ہوئے یہ سب کیا ھو رہا تھا۔۔

ایک وہ تھی جو میلوں دور جا کر بیٹھی تھی۔۔

اور ایک حاذم تھا جس کو چپ لگ گئی تھی۔۔

انہوں نے اپنے بیٹے سے استفسار۔۔کیا تو انہوں نے ان دونوں کے رشتے کی حقیقت بتا دی۔۔

ھم سے غلطی ھو گئی صدام۔۔ھم نے دونوں کے ساتھ زیادتی کر دی۔۔میرے دونوں بچے خوش نہیں ہیں۔۔انہیں افسوس ھوا تھا۔۔

اماں وہ دونوں خود کو ایسے ھی تکلیف دے رہے ہیں حاذم کو اپنی غلطی کا احساس ھو گیا وہ تو شہوار سے معافی بھی مانگنا چاہتا ہے پر شہوار۔۔

انہوں نے کہا۔۔

شہوار کیا ؟؟

اماں شاید وہ اب اس رشتے کو قبول نہ کر پائے۔۔ان کی بات پر وہ انہیں دیکھنے لگیں۔۔

انہوں نے شہوار سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا پر اس سے پہلے اسے یہاں واپس بلانا تھا۔۔بی جان نے اسے اپنی اس سے محبّت کا واسطہ دیا تھا کہ وہ واپس آجائے وہ آنا نہیں چاہتی تھی۔۔پر انکے سامنے مجبور ھو گئی۔۔آتے وقت کی خدشات تھے اسکے دل میں۔۔۔

وہ کیسے اس گھر میں رہے گی۔۔

دل میں اب اسکے لئے نفرت تھی۔

اور آخر اسکا سامنا ھو ھی گیا اس سے۔۔وہ اسے حیران نظروں سے دیکھے جا رہا تھا اور یک ٹک۔۔شہوار کو اسکے ایسے دیکھنے اسے الجھن ہوئی اسلیے ایک ناگوار نظر اس پر ڈال کر وہ اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔

اور حازم کو تو اب تک یقین نہیں آ رہا تھا وہ آ گئی ہے۔۔

وہ اس گھر میں موجود ہے۔۔

اسکے ساتھ والے کمرے میں ہے۔۔

وہ اسے دیکھ کر آیا ہے۔۔

وہ اسکے سامنے تھی۔۔

حاذم کی دھڑکنیں تھمنے لگیں تھیں۔

اسکے آنے کی خوشی اسے دیکھنے کی خوشی وہ۔۔وہ تو جیسے چاہ رہا تھا ساری دنیا کو بتائے کہ وہ آگئی ہے۔۔۔

اسکی شہوار آگئی ہے۔۔اپنے کمرے میں وہ اپنے دل کو سنبھال رہا تھا

وہ روم میں کھڑی الماری سیٹ کر رہی تھی جب حاذم اندر آیا۔۔وہ اسے دیکھ کر چونکی۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔

اس نے اس سے پوچھا۔۔

اپنی بیوی کے کمرے میں آنے کے لئے مجھے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔اسکی بات پر وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جب حاذم چلتا ھوا اسکے قریب آیا ۔۔۔

شہوار تم مجھے نظر انداز کیوں کر رہی ھو۔۔وہ جب سے آئ تھی اس سے چھپتی پھر رہی تھی۔۔

جہاں حاذم ہوتا وہاں سے اٹھ جاتی اور اگر مجبوراً بیٹھنا بھی پڑتا اسے ایسے نظر انداز کرتی جیسے وہ وہاں ہے ھی نہیں وہ ابھی بھی خاموش کھڑی تھی ۔۔۔

حازم نے اسے دونوں بازؤں سے تھاما اسکی اس حرکت پر وہ سلگ اٹھی۔۔۔

تمہیں میری آنکھوں میں اپنے لئے محبّت نظر نہیں آتی۔۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

مجھے آپ کی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت نہیں بھولتی۔۔اسنے دو ٹوک لہجے میں کہا۔۔

حازم کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر اسکے بازؤں پر حازم کی گرفت ڈھیلی پڑی۔۔۔۔

تمہیں مجھ پر ترس نہیں آتا شہوار۔۔وہ بے بسی سے بولا۔۔

مجھے آپکا مجھ پر ترس نہ کھانا نہیں بھولتا۔۔اسنے کاٹ دار لہجے میں کہا اور حازم چپ ھو گیا۔۔

اور مجھے اب اس رشتے سے چھٹکارا چاہیے۔۔مجھے آپ سے طلاق چاہیے۔۔وہ کتنی آسانی سے کہہ گئی تھی۔۔۔اس کی بات نے حازم کو جھنجھوڑ ڈالا۔۔

چٹاخ۔۔اسنے ایک زناٹے دار تھپڑ شہوار کو رسید کیا۔۔

آئندہ اگر تم نے یہ لفظ بھی اپنی زبان سے نکالا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا سمجھی تم وہ گال پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

آپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔وہ غصے سے کہ رہی تھی۔۔

ہاں اور اگر پھر تم نے ایسی کوئی بات کی یا مجھے چھوڑ کر جانے کا سوچا بھی تو میں۔۔

تو آپ پھر سے مجھے تھپڑ ماریں گے ہیں ناں آپ سے اور توقع بھی کیا کی جا سکتی ہے۔۔وہ تنفر سے کہنے لگی۔۔حاذم نے ایک بار پھر سے اسے دونوں بازؤں سے تھام کر اپنے سامنے کیا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

تم مجھے ایسے کرنے پر کیوں مجبور کر رہی ہو شہوار۔۔

یہ پانچ مہینے میں نے تمھارے ہجر میں تمھاری یادوں کے سہارے کاٹے ہیں ۔۔

میں کی راتوں تک جاگا ہوں ان آنکھوں میں تمھارے لئے آنسو رہے اب جب تم میرے پاس میرے سامنے ہو پھر بھی مجھ سے دور ہو مجھے خود کو دیکھنے بھی نہیں دیتی میری آنکھوں کو سیراب بھی ہونے نہیں دیتی۔۔وہ اسکے بہت قریب تھا اسکی باتیں شہوار کی دھڑکنیں بڑھا رہی تھیں۔۔شہوار اسکی گرفت پر مچلی اور اپنے بازؤں سے اسکے ہاتھ ہٹانے لگی۔۔

تھوڑی دیر شہوار صرف تھوڑی دیر کے لئے مجھے تمہیں دیکھنے دو اتنا تو حق رکھتا ہوں میں۔۔۔۔

یہ آنکھیں تمھارے دیدار کے لئے اتنے مہینوں سے ترس رہی ہیں ان کو

سیراب ہونے دو اتنا تو حق دو۔۔۔

اسے مزاحمت کرتے دیکھ کر حاذم نے التجا کی۔۔۔وہ جو اسکو دیکھ رہی تھی اس کی بات پر نظریں جھکا گئی اسنے خود کو چھڑوانے کی کوشش بھی چھوڑ دی اسکی بات اسکے لہجے پر ایک پل ایک لمحے کیلیئے وہ سب بھول گئی یاد رہا تو بس اتنا کہ وہ اسے دیکھنے کی التجا کر رہا ہے۔۔

اسکا شاہ اسے دیکھنے کے التجا کر رہا ہے۔وہ پل وہ لمحے جیسے تھم گئے تھے وہ اس کو دیکھ رہا تھا اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسکی نظریں اسکی آنکھوں سے ہوتے ہوئے اسکی لونگ پر ٹھہریں۔۔اور اسکی دل کی دھڑکنیں بڑہیں۔۔۔

پھر اسکی نظریں اسکے گال اور ٹھوڑی کے بیچ تل پر رکیں۔۔۔۔دھڑکنوں میں ارتعاش پیدا ھوا۔۔سانسوں کا تنفس بڑھا۔۔جذبات کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا ۔۔۔دل کا شور الگ بڑھنے لگا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بہکتا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کسی غلطی کا مرتکب ہوتا۔۔

اسنے فورا اپنے ہاتھ اسکے بازو سے ہٹانے اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے چلا گیا۔۔اور وہ نڈھال سی اپنی غیر ہوتی حالت کو سنبھالنے لگی۔۔۔

اپنے کمرے میں آکر وہ بیڈ پر بیٹھا دونوں ھاتھوں کو جوڑ کر اسنے ایک گہری

سانس خارج کی۔۔

یہ کیا ہونے والا تھا۔۔۔

ہر وقت وہ سنبھلا تھا۔۔

اسکے دل کی دھڑکنیں ابھی بھی بے ترتیب تھیں۔۔۔

اسکی سانسوں کا تنفس ابھی بھی بڑھا ھوا تھا۔۔

اسنے خود کو کمپوز کیا۔۔

اب اسکے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی۔۔

شہوار تمھاری محبّت میں یہ کیسا جنون ہے جو جب تم نہیں تھی۔تب بھی بڑھا ہے اور اب جب تم سامنے ھو تو یہ اتنا بڑھ گیا ہے کہ میں ڈرنے لگا ہوں ۔۔۔ایسا کیوں ہے شہوار۔۔۔پانچ مہینے میں جب بے چین تھا ایک سکون کی تلاش میں تھا۔۔میں جانتا ہوں وہ سکون تم ہے۔۔میری تلاش تو ختم ھو گئی پر تمھاری نظر اندازی میری بے چینی اور بڑھا رہی ہے مجھے اور بے سکون کر رہی ہے۔۔

تمھاری نظر اندازی کا احساس مجھے چھبتا ہے

میری آنکھوں میں چاہت کا احساس تمھیں دکھائی نہیں دیتا یہ بات مجھے تکلیف دیتی ہے۔۔

میری بے تاب دھڑکنوں کو قرار نہیں ہے۔۔وہ اپنی دیوانگی سے ڈرنے لگا تھا۔۔

وہ شہوار کے لئے اپنی دیوانگی سے ڈرنے لگا تھا۔۔

پھر وہ بیڈ پر چت لیٹ گیا ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے چھت کو تکتے ہوئے

وہ ایک بار پھر اسے سوچ رہا تھا۔۔

نیند تو اسکی آنکھوں سے جدا ہوچکی تھی۔۔اب بھی اسے کہاں آنی تھی۔۔وہ دونوں ایک گھر کی چھت تلے الگ الگ تھے ایک دوسرے سے جدا تھے اور یہ فاصلہ بھی شہوار کا ھی طے کردہ تھا۔۔پہلے حازم اس سے دور ھوا تھا اب وہ اسے خود سے دور کر رہی تھی

رخ کی منگنی تھی اور وہ تیار ھو کر کوریڈور سے گزر رہی تھی جب حازم بھی اپنے کمرے سے نکلا تھا۔۔اور بے دھیانی میں ایک بار پھر وہ اس سے ٹکرا گئی حازم نے اسے مضبوط ھاتھوں سے تھاما تھا۔۔

ایک بار پھر وہی ھوا تھا۔۔

پر اس بار حازم اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اسکی آنکھوں میں کوئی ناگواریت کوئی غصہ نہیں تھا۔۔۔

شہوار بھی اسکو دیکھ رہی تھی۔۔اسکی خوبصورت آنکھوں میں اس بار شہوار کیلئے ایک الگ احساس تھا۔۔۔

آج بھی اسکی دھڑکنیں بے ترتیب ھوئیں تھیں وہ فوراً ہٹی تھی۔۔حاذم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

سنبھل کے۔۔وہ نرمی سے کہتا آگے بڑھ گیا۔۔اسکا لہجہ کتنا محبّت بھرا تھا۔۔۔

شہوار بھی سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔۔

منگنی کے بعد ینگ پارٹی ہال میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔ولید بھی آیا ھوا تھا۔

حاذم کی نظریں شہوار پر تھیں اسکی خود پر جمی نظریں اسے بے چین کر رہی تھیں۔پر پھر بھی حاذم کوشش کی باوجود خود کو اسے دیکھنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔۔جب اچانک ولید کی نظر اسپر پڑی۔۔

او بھائی بھابھی کو ھونقوں کی طرح دیکھنا بند کرکچھ لحاظ ھی کر لے سب بیٹھے ہوئے ہیں۔۔ولید نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

یعنی اب لوگ سیکھائیں گے کہ میں کیسے دکھوں۔۔

میری مرضی میں اس شخص کو جیسے دیکھوں۔۔۔

اسنے شہوار کو دیکھتے ہوئے بلند آواز میں شعر پڑھا اسکے شعر پڑھنے پر شہوار نے پہلو بدلا۔۔

جبکہ باقی سب حیران تھے کہ اسے کیا ھوا۔

ولید نے فورا اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔۔

ایکویچلی یہ میری ریکویسٹ تھی کہ شعر پڑھے اسلیے حاذم نے پڑھا ہے۔۔ہے نا حاذم۔۔۔۔۔

ولید نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور وہ بس مسکرا دیا۔۔۔

بی جان نے ان دونوں کو اپنے کمرے میں بلایا تھا۔

تم دونوں کے درمیان کیا چل رہا ہے۔۔

کیا ھوا بی جان۔۔۔۔۔۔حاذم نے ان سے پوچھا تھا۔

کیا تم دونوں اس رشتے پر خوش نہیں ھو۔ان کی بات پر حاذم نے شہوار کو دیکھا تھا جو چپ چاپ بیٹھی تھی۔

مجھے بتاؤ۔۔

ایسی بات نہیں ہے بی جان۔۔حاذم بولا

پر مجھے تو یہی دیکھائ دے رہا ہے۔۔

اگر تم دونوں خوش نہیں ھو تو بتاؤ مجھے ہم اس رشتے کا کوئی حل نکالیں۔۔

کیسا حل۔۔حاذم انکی بات پر چونکا تھا

شہوار میری بچی اگر تم اس رشتے کو نہیں نبھانا چاہتی تو مجھے بتا دو۔۔

ھم یہ نکاح ختم کروا دیں گے۔۔ان کی بات پر شہوار کے دل کو کچھ ھوا تھا اسنے فورا بی جان کو دیکھا۔۔

اور تم حازم میری بات مانو گے۔اب ان کا رخ حازم کی طرف تھا۔۔وہ انکی بات پر پہلے ھی صدمے میں تھا اب اور پریشان ھوا۔۔

جب کسی کا دل ھی نا ھو آپکے ساتھ رہنے کا۔۔

جب کوئی آپکے ساتھ کی چاہ ھی نہ کرے۔۔

تو ایسے شخص کو باندھ کر نہیں رکھا جا سکتا۔۔

کوئی زبردستی نہیں کی جا سکتی۔۔

اگر شہوار ایسا چاہتی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔اسنے دل پر پتھر رکھ کر کہا اور فورا وہاں سے چلا گیا۔۔

یہ انہوں نے کیا مانگ لیا تھا اس سے

وہ اس سے کچھ بھی مانگ لیتیں تو وہ خوشی خوشی دے دیتا۔۔۔

پر انہوں نے تو اسکی زندگی مانگ لی تھی۔۔

اس کی جان مانگ لیں تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی روح مانگ لی تھی۔۔

انہوں نے اس سے اسکی شہوار مانگ لی تھی۔۔

وہ اپنے کمرے میں بے چین ٹہل رہا تھا۔۔اگر اس کا فیصلہ جدائی ہوا تو۔۔۔

کیا وہ ایسا کر پائے گا۔۔۔

کیا وہ اس سے جدا ھو جائے گا

یہ سوچ اسے پریشان کر رہی تھی۔۔

شہوار تم سوچ لو اور پھر اپنا فیصلہ سنانا۔۔بی جان نے اسے گم سم بیٹھے دیکھ کر کہا تھا۔۔۔اور ان کا پلان بلکل ٹھیک رہا تھا وہ انکے ردعمل دیکھنا چاہتی تہیں انکی بات پر اور اس لئے انہوں نے دونوں سے ایک ساتھ بات کرنے کی ٹھانی اور اب دونوں کی خاموشی نے سب سمجھا دیا۔۔بی جان کے کہنے پر وہ اٹھ کر چلی گئی جبکہ بی جان کے چہرے پر ایک طمانیت بھرا احساس تھا

وہ اس سے نفرت کرنے کی کوشش کررہی تھی۔۔ہاں کوشش ہی تو کر رہی تھی ورنہ جن سے شدید محبّت کی جائے بھلا ان سے نفرت کی جا سکتی ہے ؟پر وہ سوچتی تھی کہ شاید وہ اس سے نفرت کر پائے گی۔۔اس ساری بات میں ایک۔۔شاید۔۔لفظ بھی تو تھا۔۔اور یہ بات سوچتے ہوئے وہ شاید لفظ بھول گئی جب ہماری کسی بات میں شاید آجائے تو وہ بات بے یقینی سی ہو جاتی ہے

جو ہم چاہ رہے ہوتے ہیں اور جو ہم سوچ رہے ہوتے ہیں وہ الگ الگ معنی رکھتے ہیں وہ چاہ رہی تھی کہ وہ اس سے نفرت کرے پر وہ سوچ رہی تھی کہ شاید وہ اس سے نفرت کر پائے ساری بات ہی چاہنے اور سوچنے کی ہے۔۔۔

وہ اپنے شاہ سے نفرت کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔

وہ غلطی پر تھی۔۔

وہ جو سوچ رہی تھی۔۔

وہ غلط سوچ رہی تھی۔۔

جسے اسنے اتنا چاہا تھا۔۔

وہ اس سے نفرت کیسے کر سکتی تھی۔۔

آج جب بی جان نے اسکا فیصلہ پوچھا تھا تو وہ خاموش رہی پر جب حازم نے ان کے کہنے پر کہا کہ ! اگر وہ چاہتی ہے ایسا تو ٹھیک ہے اسکی تو جیسے دھڑکنیں ہی رک گئی۔۔۔

وہ کیسے اس سے جدا ہو پائے گی۔۔

وہ کیسے اس کے بنا جی پائے۔

وہ جس سے اس نے اتنی محبّت کی کہ وہ اس سے نفرت ہی نہ کر پائی۔۔

وہ جسے اسنے اتنا چاہا کہ وہ اسے نا چاہنے کی ہمت ہی نہ کر پائی۔۔۔

وہ خود کو اسکی آنکھوں میں دیکھنے سے روکتی تھی۔۔

وہ ڈرتی تھی کہ اسکی سحر انگیز آنکھیں اسکی پھر سے اپنے سحر میں نہ جکڑ لیں ۔۔

وہ اپنے کمرے میں کھڑا سوچ رہا تھا جب وہ بغیر دستک دیے ایک بار پھر اسکے روم میں آئی۔

آپ چاہتے کیا ہیں۔۔اسنے غصے سے کہا تھا۔اور حاذم حیران اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم جیسا چاہو گی وہی ہوگا۔۔۔

پہلے آپ نے میری کونسی چاہ پوری کی ہے جو اب کریں گے۔۔۔اسے حاذم کی بات پر اور غصہ آیا۔۔

پہلے مجھ سے نفرت کرتے رہے۔۔۔

پھر کہا تمہیں میری محبّت دیکھائی نہیں دیتی۔۔۔

اور اب کہہ رہے ہیں جیسا تم چاہو گی۔

سب کچھ تو آپ چاہ رہے ہیں میری چاہ کہاں ہے ؟ وہ سب اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہی تھی۔۔۔

اور وہ کھڑا اس کو سن رہا تھا۔۔

تو وہی کہہ رہا ہوں جیسا تم چاہتی ہو۔۔بتاؤ تمھاری چاہ کیا ہے۔۔

میں نفرت کرنا چاہتی ہوں آپ سے جیسے آپ نے مجھ سے کی پر۔۔۔اس کے کہنے پر حاذم کو جھٹکا لگا تھا۔۔

اور اسکی نفرت کے لفظ پر تو وہ غور کر گئی لیکن اسنے شہوار کر پر کہنے کو غور سے نہیں سنا تھا۔۔۔

پر میں بھول گئی کہ میں آپ سے عشق کرتی ہوں۔۔۔اور عشق کرنے والے نفرت نہیں کر سکتے۔۔وہ جیسے روہانسی ہوئی تھی۔۔۔

اور اسکی بات پر حاذم کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔

وہ تو اسے چاہتی تھی۔۔۔

وہ کب سے اسے چاہے جا رہی تھی۔۔

اسے اسکو چاہنے کی عادت ہو گئی تھی۔

اسے اسکو چاہتے رہنے کی عادت ہو گئی تھی۔۔

اور جب یہ چاہتیں عادت بن جایں تو پھر بھلا کب نفرت میں بدل سکتی ہیں

۔۔۔

وہ اسے دیکھ رہا تھا وہ کیا کہہ گئی تھی پھر اسکی بات سمجھ آنے پھر حاذم مسکرا دیا۔اسکے مسکرانے پر وہ اپنی نظریں جھکا گئی۔۔کچھ دیر تو وہ اسے ایسے دیکھتا رہا ۔۔۔

پھر اسنے ھولے سے اسکے ھاتھوں کو اپنے ھاتھوں میں تھاما تھا۔۔

شہوار میں تم سے اپنے رویے کی معافی مانگتا ہوں میں نے بہت برا کیا تمھارے ساتھ کیا تم مجھے معاف کروگی۔۔اسکے کہنے پر اسنے حاذم کو دیکھا تھا ۔۔وہ اس سے معافی مانگ رہا تھا۔۔

شاہ میرے والد آپ کے لئے اہم تھے اور ان کی جدائی اور میری والدہ کی وجہ سے وہ رویہ آپ کا ردعمل تھا آپ کی جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو شاید وہ بھی ایسا ہی کرتا۔۔۔

وہ کیسا ظرف دکھا رہی تھی اپنا۔۔۔۔۔۔اور حاذم کو ایک بار پھر شرمندگی نے گھیرا

اگر ایسی بات تھی تو تم مجھ سے دور کیوں چلی گئ

بس دل میں ایک خواہش تھی کہ آپ مجھے سمجھتے بے شک میں انکی بیٹی تھی ۔۔پر میں آپ کے چچا کی بھی تو بیٹی تھی۔آپ کی زندگی کی اہم شخصیت کی اولاد آپ نے مجھے صرف میری والدہ کی بیٹی سمجھا اور نفرت کی۔۔

اور اب میں تم سے محبّت کرتا ہوں شہوار۔۔

اسلئے نہیں کہ مجھے سمجھ آگئی تم میرے چچا کی بھی بیٹی ہو۔۔

بلکہ اس لئے کہ تم اب اس دل کی چاہ ہو حاذم۔نے اسکا ایک ہاتھ اپنے دل پر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔اور وہ اسکو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

جانتی ہو جب بی جان نے کہا نہ کہ یہ نکاح ختم کروادیں گے۔۔مجھے لگا میں اگلا سانس نہیں لے پاؤں گا اور اگر تم نے بھی یہی فیصلہ دیا تو۔۔۔

مجھے لگا میری سانسیں وہی رک جایں گی۔۔

شہوار میں نے تم سے جتنی نفرت کی ہے نا۔۔

اس سے کِی گنا زیادہ میں نے محبت کی ہے

تم میرے خیالوں میں رہی ہو۔

میری جاگتی آنکھوں نے تمھارے خواب دیکھے ہیں۔۔۔

میرے آنسوؤں نے تمہیں پانے کی دعائیں مانگیں۔۔۔

میرے لبوں نے صرف تمہیں پکارنے کی ضد کی۔

وہ اسکے لفظوں کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اسکی آنکھوں کی سچائی کو محسوس کر رہی تھی۔

شہوار نے محبّت کی تھی کب سے اور اب عشق کی انتہا کو پہنچ گئ تھی۔۔

پر اسنے تو آغاز ہی عشق کی انتہا سے کیا تھا۔۔

وہ سوچ رہی تھی کہ اسکی محبّت تو اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔۔

اسکا شاہ تو جتنا وہ اسے چاہتی ہے اس سے بھی زیادہ چاہنے لگا ہے۔۔

جتنا وہ شاہ کی چاہ کرتی تھی۔۔

شاہ نے اس سے زیادہ اسکی چاہ کی ہے۔۔

اور میری یہ محبّت تمھارے لئے ہمیشہ بڑھے گی شہوار۔۔اسنے اسے دیکھتے ہوئے کہا شہوار اسکی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی کبھی اسنے اس سحر انگیز آنکھوں میں اپنے لئے محبّت کی دیکھنے کی خواہش کی تھی اور آج وہ پوری ہو گئی پر وہ اسکی شوخ نظروں کی تاب نا لا سکی اور نظریں جھکا گئ اسکا ہاتھ ابھی حاذم نے اپنے دل پر رکھا ہوا تھا۔۔شہوار نے دھیرے سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

اور اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔

چلیں پھر بی جان کو اپنا فیصلہ سنا دیں۔۔

اسنے پوچھا تھا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئ۔۔

اور تم اپنے کمرے سے سامان بھی پیک کرو۔۔

سامان کیوں ؟؟ اسنے حیرانی سے پوچھا۔۔

کیا میرے کمرے میں آنے کا ارادہ نہیں ہے۔۔۔۔اسنے معنی خیزی سے پوچھا تھا۔۔

پہلے تو اسے بات سمجھ نہیں آئ ہی پھر اسکے چہرے پر شرارت دیکھ کر وہ سمجھی اور شرم سے سر جھکا گئ

بی جان تو انکا فیصلہ سن کر نہال ہو گئی۔۔

آج وہ اسے ڈنر کرانے لے جا رہا تھا وہ گاڑی میں بیٹھا اسکی ویٹ کر رہا تھا۔۔

جب وہ آئ۔۔ریڈ کلر کے فراک میں خوبصورت میک اپ کئے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔جب اچانک وہ بیک ڈور کھولتے کھولتے رکی اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھی۔۔حاذم پہلے اسکے بیک ڈور کھولنے پر چونکا پھر فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے پر مسکرا دیا اسنے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

شکر تم بیک سیٹ پر نہیں بیٹھیں ورنہ آج ایکسیڈنٹ ہو جانا تھا میرے ھاتھوں ۔۔۔

کیوں؟ اسنے حیرانی سے پوچھا۔

میں بیک مرر سے تمہیں جو دیکھتا رہتا۔۔اسنے شہوار کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اب کون سا سامنے دیکھ رہے ہیں ؟وہ اسکے بار بار اسے دیکھنے پر خفا ہوئی اسکی نظریں ونڈو اسکرین پر کم شہوار پر زیادہ تھیں۔۔

ہاہا۔۔اسنے زور دار قہقہہ لگایا اور اسکی گود میں رکھے ہاتھ کو تھام لیا۔۔۔

کیا کر رہے ہیں؟ وہ اچانک گھبرائ تھی۔۔

اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑا ہے۔۔۔

شاہ آپ ڈرائیونگ پر فوکس کریں۔اسنے ایک بار پھر خفگی سے کہا

جب تم ساتھ ہوتی ہو تو میرا فوکس کہیں اور جاتا ہی نہیں ہے۔۔۔

شاہ۔۔شہوار نے اسے گھورا تھا اور حازم نے مسکرا کر اسکا ہاتھ چھوڑ دیا ۔۔۔جبکہ وہ بھی مسکرا کے اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔

وہ چہرہ اسکے اپنے کا تھا۔۔وہ چہرہ اسکے شوھر حازم علی شاہ کا تھا۔

زندگی حسین سفر کی طرف رواں دواں تھا۔۔۔

دونوں کی زندگیوں میں اب محبّت ہی محبّت تھی

نہیں بلکہ عشق ہی عشق تھا۔۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین